Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۳۹ | مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

سرینگر سے زیادہ اسلام آباد میں مسلمانوں کا کشت و خون

۲۵ مسلمان مارے گئے اور ڈیڑھ سو زخمی کئے گئے

سرینگر کے متعلق راولپنڈی سے ۲۵ ستمبر ۳۱ء کو حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:-

۲۳ ستمبر کی شام کو اسلام آباد (اننت ناگ) میں مسلمانوں پر گولی چلائی گئی جس سے ۲۵ مسلمان مارے گئے۔ اور ڈیڑھ سو سے زیادہ کے قریب زخمی ہوئے۔ ۲۴ کو حالات زیادہ خطرناک ہو گئے۔ سرینگر کا شہر خصوصاً محلہ خان یار فوج نے گھیر لیا۔ بارہ مولا میں بھی تحریک زوروں پر ہے۔ صوبجات میں بھی سخت بدامنی ہے۔ خصوصاً ان مقامات پر جو جموں کشمیر روڈ پر واقع ہیں۔ اخبار سول ملٹری گزٹ کا یہ بیان کہ ۲۳ ستمبر کو مسلمانوں نے فوج کو گھیر لیا۔ بالکل غلط ہے۔ میں نے خود دیکھا۔ کہ جامع مسجد کے بڑے دروازہ سے نکلتے ہوئے تھوڑے فاصلہ پر بائیں ہاتھ جو چبوترہ ہے۔ فوج وہاں کھڑی تھی۔ چبوترے کے ارد گرد دیواریں ہیں۔ اور فوجی ان کے اندر تھے۔ اسواسطے انکو گھیرے میں لینا بالکل ناممکن تھا۔ فوجیوں کی پوزیشن بالکل محفوظ تھی۔ وہ مسجد میں داخل ہونیوالوں پر گولی چلا سکتے تھے۔ لیکن انہیں کوئی نقصان نہ پہنچایا جا سکتا تھا۔ جامع مسجد میں ۹ مسلمان مارے گئے۔ لیکن پانچ کو فوج والے اٹھا کر کسی نامعلوم مقام پر لے گئے۔ پچھلے پہر گاؤ کدل میں گولی چلائی گئی۔ جامع مسجد میں مارے جانے والوں کا اکٹھا اور گاؤ کدل کے مقتولین کا علیحدہ جنازہ پڑھا گیا:

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ خاندان نبوت میں ہر طرح خیریت ہے۔

۲۷ ستمبر موضع بسراواں متصل قادیان ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ احمدی علماء نے صداقت احمدیت پر موثر تقریریں کیں۔

۲۶-۲۷ ستمبر کی درمیانی رات چاند گرہن ہوا۔ اس وقت اکثر اصحاب نے اپنے گھروں اور مساجد میں نفل پڑھے۔

چندہ خاص میں مرکزی جماعت کے حصہ کارکنان کا چندہ سات ہزار کے قریب اور دوسرے اصحاب کا ایک ہزار کے قریب وصول ہو چکا ہے۔ مقامی مستورات نے چندہ مرمت مسجد لنڈن میں پانسو کے قریب اسوقت تک داخل کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرینگر کے خونچکاں حادثات کے مزید حالات

نہتے مسلمانوں پر اندھا دھند گولیاں چلائی گئیں

دیگر مسلمانوں کے علاوہ ایک نابینا مسلمان کو قتل اور ایک خاتون کو زخمی کیا گیا

(الفضل کے خاص نامہ نگار بی۔ ایس سی ایل ایل۔ بی وکیل کا چشم دید بیان)

سرینگر ۲۳ ستمبر کل میں نے جامع مسجد میں فوجیوں کے نہتے مسلمانوں پر گولی چلانے کے متعلق تفصیل سے لکھا تھا۔ آج جامع مسجد کا نقشہ معہ ضروری امور کی تشریح کے ارسال ہے:۔

(د) وہ جگہ ہے۔ جہاں سے جلوس مسجد کے احاطہ میں یعنی باہر کی چار دیواری کے اندر داخل ہوا۔ اور اسی رستہ سے رسالہ کے سواران کا تعاقب کرتے ہوئے داخل ہوئے ←یہ نشان رسالہ کے رستہ کا ہے۔ اور یہ (۔۔۔) نشان جلوس کا رستہ بتاتا ہے۔

گورنر کی آمد

کل رپورٹ میں جلدی کی وجہ سے یہ بات لکھنے سے رہ گئی۔ کہ جب تین آدمی مسجد کے بڑے دروازہ کے سامنے گولیوں سے قتل کر دیئے گئے۔ اور ان کو لوگ مسجد کے اندر لے آئے۔ تو گورنر معہ افسران پولیس اور معہ فوجی گارد بڑے دروازہ کے سامنے گئے۔ اسوقت فتنہ پرداز لوگوں نے حکام کو مشتعل کرنے کے لئے پتھر پھینکے اس پر گورنر صاحب معہ اپنے سپاہیوں کے مسجد کے احاطہ سے اصلی رستہ سے باہر نکل گئے۔ جس سے رسالہ والے داخل ہوئے تھے۔ گورنر کے باہر جانے پر آٹھ نو فائر ہوئے۔ اور یہ فائر مسجد کی دیوار پر پڑے۔ جہاں نشان موجود ہیں۔ اسوقت بھی ایک آدمی زخمی ہوا اسے بھی لوگ اٹھا کر مسجد میں لے گئے۔

مائی سوماں بازار میں مسلمانوں کا قتل

کل بندہ نے مائی سوماں بازار کے رسالہ کا جلوس پر حملہ اور پھر مکانوں پر گولی چلائے جانے کا ذکر کیا تھا جو کہ مجمل تھا۔ کیونکہ زیادہ تحقیقات وقت کی کمی کے باعث نہ کر سکا تھا۔ آج اس موقعہ کا نقشہ بھی ارسال ہے۔ اور ضروری امور بھی۔ نقشہ یہ ہے۔
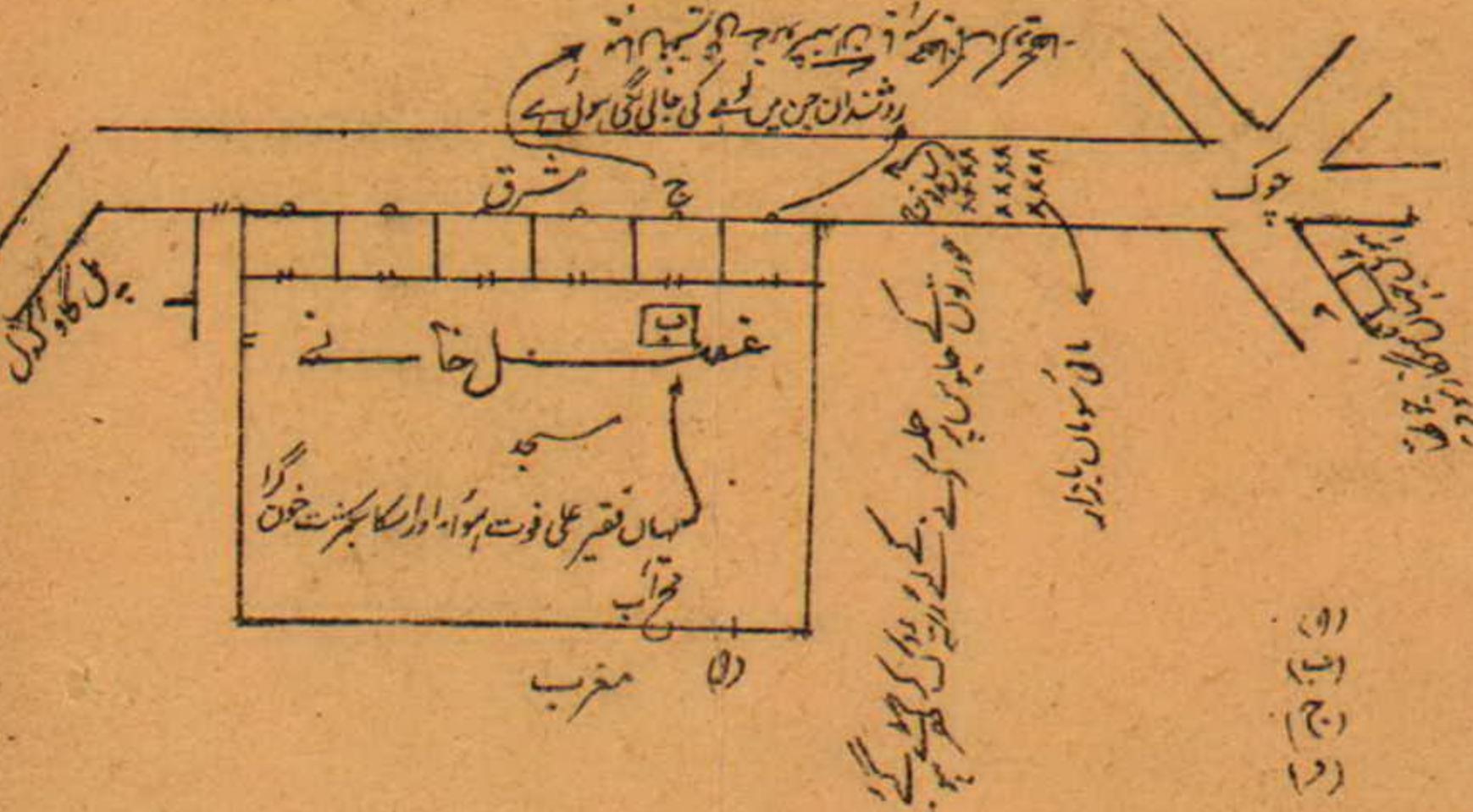
میں ہوٹل میں موجود تھا۔ جس کو صرف (ح) سے دکھایا گیا ہے۔ یہاں کھڑے ہو کر کیا دیکھتا ہوں کہ ہیں گاؤکدل سے ایک جلوس عورتوں کا آرہا ہے۔ اور مائی سوماں بازار میں داخل ہوا ہے۔ ادھر رسالے والے بازار میں جا کھڑے ہوئے۔ عورتوں کا جلوس جب چالیس پچاس قدم پر رہ گیا۔ تو رسالہ والوں نے ہلہ بول دیا۔ عورتیں اِدھر اُدھر ہو گئیں۔ ایک عورت کے پاؤں پر گھوڑے کا پاؤں پڑا۔ جب وہ گر پڑی۔ اور گھوڑے کے پاؤں کے نیچے آجانے کی وجہ سے ایک طرح علیحدہ ہی ہو گیا۔ کچھ تھوڑا سا گوشت جڑا رہا۔ اس عورت کو جامع مسجد میں لے جایا گیا۔ اس وقت عورتیں منتشر ہو گئیں۔ اس کے بعد وہاں پر پیادہ فوج کے آدمی پہنچے۔ اور گاؤکدل کے نزدیک ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ جو نقشہ میں دکھائی گئی ہے۔ اس مسجد کے باہر فوجیوں نے فائر کئے۔ کوئی حملہ ان پر مسلمانوں کی طرف سے نہیں ہوا۔ بلکہ یونہی انہوں نے گولی چلا دی ایک شخص جس کا نام فقیر علی تھا۔ اور جو کہ بجلی گھر میں سرکاری ملازم تھا۔ وہ اس مسجد میں نماز ظہر پڑھنے کی خاطر آیا ہوا تھا۔ اور غسل خانہ میں۔ طہارت اور وضو کی خاطر داخل ہوا تھا۔ وہاں سے اس نے نشان (ج) کے مقام پر روشندان سے باہر جھانکا۔ اسے گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ مسجد کے اندر سے فوج پر پتھر نہیں پھینکے جا سکتے۔ اور روشندان ۱ × ½۱ فٹ کے قریب ہوگا۔ جس میں لوہے کی جالی لگی ہوئی ہے۔ یہ شخص غسل خانہ کے باہر مسجد کے اندر مقام (ب) پر گرا۔ جہاں بکثرت خون گرا۔ مسجد کا فوجیوں نے محاصرہ کر لیا۔ تاکہ نعش کو مسلمان نہ لے جا سکیں۔ اور رات کے اندھیرہ میں اسے غائب کر دیا جائے۔ لیکن چند مسلمان جن کو اس کا علم ہو گیا۔ وہ مسجد کے پیچھے ایک پانی ہے جسے نشان الف سے دکھایا گیا ہے داخل ہوئے۔ اور بوری میں ڈال کر اس نعش کو ایک کشتی کے ذریعہ جامع مسجد میں لے گئے۔ ایک اور آدمی جو کہ دونوں آنکھوں سے اندھا تھا۔ اور کباب بیچا کرتا تھا۔ جس کا نام صمد جو معلوم ہوا ہے۔ وہ اس مسجد کے سامنے بازار کی دوسری طرف ایک دکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ جس کی آنکھیں ہی نہ ہوں۔ وہ بھلا فوج پر کیا حملہ کرے گا۔ اسے بھی ظالموں نے گولی کا نشانہ بنا کر موت کے گھاٹ اتار دیا اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ فوجوں نے کس طرح اندھا دھند مسلمانوں کو قتل کیا۔ ظاہر ہے۔ کہ جو مسلمان مائی سوماں بازار میں مارے گئے ہیں۔ ان کے متعلق فوج کوئی معقول عذر بھی پیش نہیں کر سکتی۔ ایک اور نوجوان لڑکا جو کہ اپنی دکان نانبائی میں کام کرتا تھا۔ اس کو بھی گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ اسے ایک گولی گردن کی داہنی طرف سے داخل ہو کر دوسری طرف سے نکل گئی۔ اور ایک گولی بائیں کندھے میں اگلی طرف سے لگی۔ اور پشت سے نکل گئی۔ اس کا نام محمد اسماعیل صوفی ہے۔ اور اس کے باپ کا نام خلیل صوفی ہے۔ اس

225
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نحمده ونصلي على رسوله الكريم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھو الناصر

آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور احرار اسلام

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

معزز جریدہ "انقلاب" میں ۲۳ر تاریخ کو ایک مقالہ افتتاحیہ اوپر کے عنوان کے نیچے شائع ہؤا ہے۔ اس میں "انقلاب" کی خدمات اسلام کشمیر کے سوال کی اہمیت آل انڈیا کشمیر کمیٹی۔ اور احرار اسلام کو ملکر کام کرنے کی نصیحت اور دونوں کے بعض معاونین کی ناگوار چھیڑ چھاڑ کا ذکر اور اس سے بچنے کی نصیحت ہے۔

"انقلاب" کی اسلامی خدمات

"انقلاب" کی اسلامی خدمات کا تو میں سمجھتا ہوں۔ کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا۔ جب مجھے "انقلاب" کی پالیسی سے اختلاف بلکہ اختلافِ شدید بھی ہؤا ہے۔ تب بھی میرا دل اس امر کو محسوس کرتا رہا ہے۔ کہ انقلاب کا عملہ اپنی رائے میں دیانتداری سے کام کر رہا ہے۔ اور کوئی ناجائز مقصد اس کے پیش نہیں ہے۔ اور اس کی شہادت میرے احباب کا وسیع حلقہ دے سکتا ہے۔ جو ہر فرقہ و جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ہر حصۂ ملک میں پھیلا ہؤا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ "انقلاب" کو اسی نیک نیتی سے آئندہ بھی قومی خدمت کی توفیق دے۔ کہ اخبارات کا اصل مقصد ہی یہ ہوتا ہے۔ ہاں بدقسمتی سے ہمارا ملک ان چند مستثنیات میں سے ہے۔ کہ جہاں اخبارات کی اکثریت ابھی تک اس معیار پر پوری نہیں اُترتی۔ اور قومی خدمت اخبارات کی امتیازی خوبی سمجھی جاتی ہے۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور احرار کا مل کر کام کرنا

مسئلہ کشمیر کی اہمیت اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور احرار کو ملکر کام کرنے کی نصیحت سے بھی مجھے کلی طور پر اتفاق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ بلا وجہ اختلاف ایک لعنت ہے جس سے بچنا ہر قوم کے لئے ضروری ہے۔ اور بہت سی اقوام کی تباہی کا موجب اندرونی اختلاف ہی ہؤا کرتا ہے۔ لیکن آخری امر یعنے دونوں طرف سے ناگوار چھیڑ چھاڑ کا جو ذکر "انقلاب" میں کیا گیا ہے۔ میں اس کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

ناگوار چھیڑ چھاڑ کا ذکر

"انقلاب" کا یہ مقالہ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ (۱) "الفضل" وغیرہ میں مجلس احرار کے خلاف بعض قابل اعتراض باتیں شائع ہو رہی ہیں۔ (۲) احمدی جماعت کے کسی سربرآوردہ شخص نے بعض سرکردہ اشخاص کے نام ایک گشتی مراسلت بھیجی ہے۔ کہ مجلس احرار والے کانگرسی مسلمان ہیں کشمیر کے معاملہ میں ان کی کوئی امداد نہ کی جائے۔ (۳) احرار کے خلاف میرے مداح اور حمایتی حملے کرتے ہیں۔

کسی سرکردہ احمدی نے کوئی گشتی مراسلہ نہیں بھیجا

سب سے پہلے میں نمبر ۲ کو لیتا ہوں۔ اور بتانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ امر بالکل خلاف واقعہ ہے۔ کہ کسی سرکردہ احمدی نے ایسا گشتی مراسلہ بھیجا ہے۔ ہمارے سلسلہ کے نظام سے جو شخص ادنےٰ واقفیت بھی رکھتا ہو۔ جانتا ہے۔ کہ ہمارے ہاں سرکردگی گشتی مراسلات بھیجنے کے لئے کافی نہیں۔ صرف اور صرف وہی شخص گشتی مراسلات بھیج سکتا ہے۔ جو سلسلہ کی طرف سے کسی کام پر مقرر ہو۔ اور وہ بھی صرف اپنے محکمہ کے متعلق۔ وہ محکمے جو مسئلہ کشمیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ امور خارجیہ اور امور عامہ کے ہیں۔ ان محکموں کا کام سیاسی مسائل سے ہے۔ باقی سب محکمے تبلیغ اور جماعت کی تربیت وغیرہ کاموں سے متعلق ہیں۔ ان محکموں کو بھی کشمیر کے مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ کشمیر کا کام ہم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے کرتے ہیں۔ نہ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے۔ لیکن پھر بھی احتیاط کے طور پر میں نے ان دونوں محکموں سے دریافت کیا ہے اور وہ قطعی طور پر کسی ایسی گشتی چٹھی کے بھیجنے سے انکار کرتے ہیں جس کا ذکر "انقلاب" میں ہے۔ اب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا دفتر رہ جاتا ہے۔ میں نے بحیثیت صدر اس دفتر سے بھی دریافت کیا ہے۔ اور وہ بھی کسی ایسی گشتی چٹھی کے بھیجنے سے انکار کرتا ہے۔ ہاں بعض لوگوں کے دریافت کرنے پر کہ احرار کے کارکن بیان کرتے ہیں۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی ٹوٹ گئی ہے۔ اور کام ہمارے سپرد کر دیا گیا ہے۔ یہ لکھا گیا ہے۔ کہ یہ بات غلط ہے۔ نہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی ٹوٹ گئی ہے۔ اور نہ اس نے اپنا کام احرار کے سپرد کیا ہے۔

اسی خیالی سرکلر کا ذکر کرتے ہوئے معزز انقلاب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اگر کشمیر کے معاملہ میں بہت سے غیر احمدی احمدیوں کے ساتھ ملکر کام کرتے ہیں۔ تو غیر کانگریسی کانگریسیوں سے ملکر کیوں کام نہیں کرسکتے۔ مجھے اس دلیل پر بھی اعتراض ہے۔ مسئلہ کشمیر سیاسی مسئلہ ہے نہ مذہبی۔ پس جس طرح سالہا سال سے احمدی غیر احمدی لیڈروں کی قیادت میں کام کرتے رہے ہیں۔ اگر ایک امر میں اتفاقاً احمدی صدر ہو جائے۔ تو غیر احمدی بھی ان کی قیادت میں کام کرسکتے ہیں۔ لیکن کانگریسی اور غیر کانگریسی سیاسی تقسیمیں ہیں۔ پس اگر سیاسی اختلاف موجود ہو۔ تو غیر کانگریسی کانگریسی کی ماتحتی میں کام نہیں کرسکیگا۔ گو وہی کانگریسی ایک دوسرے فرقہ کے سیاسی طور پر متحد الخیال آدمی کی ماتحتی میں کام کرسکیگا۔

کسی حمائیتی نے احرار پر حملہ نہیں کیا

تیسرے امر کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ امر قطعی طور پر درست نہیں۔ کہ میرے حمائتی احرار کے خلاف حملے کرتے ہیں۔ ایسا بے شک ہؤا ہے۔ کہ احرار کے مخالف پروپیگنڈا کا جواب دیا گیا ہو۔ لیکن حملہ اب تک میرے علم میں ایک بھی نہیں ہؤا۔ انقلاب کے عملہ کو جس شخص نے یہ اطلاع دی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ لیکن پھر بھی میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اس کی تصدیق ہو جائے تو میں اپنے حمائیتوں کو تنبیہہ کرنے کے لئے تیار ہوں:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"الفضل" میں احرار کا ذکر

اب رہا پہلا سوال۔ سو الفضل کے سوا سلسلہ احمدیہ کے کسی اخبار میں احرار کا ذکر نہیں آیا۔ اس لئے صرف "الفضل" ہی کا سوال باقی رہ جاتا ہے۔ کیونکہ میں ذمہ وار اسی کا ہو سکتا ہوں۔ اگر سلسلہ کے باہر کا کوئی اخبار ہو۔ تو اس کی ذمہ داری مجھ پر نہیں ہو سکتی۔ اور جہاں تک مجھے علم ہے۔ ایسا کوئی اسلامی اخبار ہے بھی نہیں۔ جس نے احرار پر ان کے حملہ کے بغیر کوئی حملہ کیا ہو وہ تحریرات جو اخبارات میں احرار کے متعلق شائع ہوئی ہیں۔ ان کی حقیقت سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل امور کا علم نہایت ضروری ہے۔

(۱) آل انڈیا کشمیر کمیٹی سب سے پہلے کشمیر کے مسئلہ کے حل کے لئے منظم صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔ وہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی تسلیم کردہ کمیٹی ہے۔ اور تمام ہندوستان کے سربرآوردہ مسلمان اس میں شامل ہیں۔ جن میں ہر قسم اور ہر خیال کے لوگ شامل ہیں۔

(۲) احرار نے اس سوال کو ہاتھ میں لیتے ہی لاہور میں تقریروں میں بیان کیا۔ کہ لوگوں کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی پر اعتبار نہیں۔ اور انہوں نے یہ کام ہمارے سپرد کر دیا ہے۔ اور سربرآوردہ لوگ اس کمیٹی سے الگ ہو گئے ہیں۔

(۳) وزیر آباد۔ سیالکوٹ اور دوسرے مقامات پر بیان کیا گیا۔ کہ خواجہ حسن نظامی صاحب کہتے ہیں۔ کہ میں مرزا محمود احمد کی صدارت کا مخالف تھا۔ اور ڈاکٹر سر اقبال صاحب کی طرف یہ امر منسوب کیا گیا۔ کہ وہ اس کام سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔

(۴) سیالکوٹ اور دیگر شہروں میں بیان کیا گیا۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صدر ایسی جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جس نے کبھی کسی اسلامی کام میں حصہ نہیں لیا۔ اور صرف اس کام کو خراب کرنے کے لئے اس کام میں شامل ہوا ہے۔ جو لوگ اور اس کے ساتھ ہیں۔ وہ ٹوڈی ہیں اور قوم کو فروخت کر دینگے۔

(۵) سیالکوٹ اور دوسرے شہروں میں یہ بیان کیا گیا۔ کہ کشمیر کمیٹی کی صدارت کو امام جماعت احمدیہ نے اپنی تبلیغ کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور لوگوں کو لکھتے ہیں۔ کہ سب ہندوستان نے مجھے امام مان لیا ہے۔ اب تم بھی میری بیعت کر لو۔

(۶) سیالکوٹ میں صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے متعلق ہزاروں کے مجمع میں کہا گیا۔ کہ اس کا واحد علاج یہ ہے۔ کہ جہاں ملے۔ جوتی نکالکر اس کے سر پر مارو۔ تمہاری جوتی اور اس کا سر۔ تمہاری

(۷) سیالکوٹ میں احمدیہ جماعت کے متعلق کہا گیا۔ کہ ان لوگوں نے کشمیر کی حفاظت کیا کرنی ہے۔ جو اپنی ماؤں کی حفاظت بھی نہیں کر سکے۔ ان کی تو ماں بھی دوسروں کے قبضہ میں ہے۔

(۸) کشمیر کی امداد میں سیالکوٹ میں جو جلسہ کیا گیا۔ اس کے متعلق ساتھ کے ساتھ اعلان کیا گیا۔ کہ وہاں احرار کا جلسہ ہو گا۔ جلسہ کے موقع پر پندرہ بیس ہزار آدمی حملہ آور ہو کر شور کرتا رہا۔ اور ایک حصہ ایک گھنٹہ سے زائد سنگ باری کرتا رہا۔ تا آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا جلسہ منتشر ہو جائے۔ اور احرار کا جلسہ ہو سکے۔ سنگ باری کا یہ حال تھا۔ کہ باوجود چاروں طرف لوگوں کے ہجوم کے حلقہ میں آ کر پتھر گرتے تھے۔ اور تین پتھر مجھے آ کر لگے۔ پچیس آدمی سخت زخمی ہوئے۔ اور سینکڑوں کو معمولی چوٹیں آئیں۔

صدر کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اسے نظر انداز کر کے کہ وہ محض ذاتی سوال ہے۔ دوسرے امور کے متعلق میں پوچھتا ہوں۔ کہ وہ سوال اگر بغیر جواب رہیں۔ تو کیا آل انڈیا کشمیر کمیٹی کوئی بھی کام کر سکتی ہے۔ اگر پبلک کو یہ کہا جائے۔ کہ یہ لوگ بد دیانت ہیں۔ قوم کو فروخت کرنے والے ہیں۔ کمیٹی کے سربرآوردہ ممبر مستعفی ہو چکے ہیں۔ کمیٹی اصل میں ٹوٹ چکی ہے۔ اس کے اصل روح رواں ممبر سب کام احرار کے سپرد کر چکے ہیں۔ تو اس کے بعد کمیٹی کے لئے دائرۂ عمل کونسا رہ جاتا ہے۔ پبلک کے ہی ذریعہ سے اس نے کام کرنا ہے۔ جب پبلک کو مندرجۂ بالا امور کا یقین دلا دیا جائے۔ تو سکرٹری یا صدر کی طرف سے جو اعلان ہو گا۔ لوگ یہی سمجھیں گے۔ کہ یہ فریب ہے۔ کمیٹی تو ٹوٹ چکی ہے۔ اب چندہ کیسا اور کام کیسا۔ آخر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے نمائندے پبلک کو جا کر کیا کہیں۔ کیا یہ کہ صاحبان ہم ایک ٹوڈیوں کی جماعت ہیں۔ جو ہر وقت قوم کو فروخت کرنے کے لئے تیار رہتی ہے۔ ہمارا صدر کبھی کسی اسلامی کام میں شریک نہیں ہوا۔ ہمارے اکثر ممبر مستعفی ہو چکے ہیں۔ کیونکہ وہ کمیٹی کے پروگرام پر خوش نہیں۔ ہم لوگ چندہ کشمیر کے لوگوں یا کشمیر کی آزادی کے لئے نہیں خرچ کرینگے۔ بلکہ احمدیت کی تبلیغ پر۔ اب آپ لوگ بھی چندہ دیں۔ اور ہر جگہ کمیٹیاں بنا کر اور ہمارے پروگرام پر عمل کر کے ہماری تقویت کا موجب بنیں۔

لیکن باوجود اس کے کہ یہ سب امور بالکل غلط تھے۔ اور باوجود اس کے کہ ان کی اشاعت نے کمیٹی کے کام میں سخت روک پیدا کر دی تھی۔ محض اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ایک ماہ تک بالکل خاموشی رکھی۔ اور کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن جب باہر سے کثرت سے شکایات آنے لگیں۔ اور بہت سی جگہوں پر کشمیر کمیٹیاں یا ٹوٹ گئیں۔ یا معطل ہو گئیں۔ تو ان امور کا جواب دینا پڑا اور اس جواب کو جو ایک ماہ کے متواتر حملوں کے بعد اور کام کے بند ہونے کے خطرہ کے بعد دیا گیا۔ اگر حملہ یا قابل اعتراض کہا جائے۔ تو میں "مزاانقلاب" سے اختلاف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

آئندہ کا سوال

اب رہا آئندہ کا سوال۔ اس کے متعلق میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی تمام حملوں کے باوجود جو گذشتہ ایام میں اس پر کئے گئے ہیں۔ اختلاف کو پسند نہیں کرتی۔ اور ان تمام کاموں میں احرار کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہے۔ جو مشترک ہوں۔ بشرطیکہ یہ تعاون دوطرفہ ہو۔ ہاں جن امور میں دونوں کمیٹیوں کی پالیسی متضاد ہو۔ وہ مجبور ہے۔ کہ اپنے پسند کردہ طریق عمل کو اختیار کرے۔ اور اس صورت میں وہ اس امر پر بھی مجبور ہے۔ کہ اپنی کمیٹیوں کو ہدایت کرے۔ کہ اس حصہ میں وہ احرار کے ساتھ تعاون نہ کریں۔ گو وہ ایسے امور میں بھی احرار کو مخاطب کر کے ان کی مخالفت نہ کریگی۔ صرف اپنے اصول پر زور دیتی رہے گی۔ کیا میں امید رکھوں۔ کہ عملۂ "انقلاب" یا اور کوئی صاحب اس قسم کے سمجھوتے کی کوشش کرینگے؟

احرار کے خوش کرنے کی انتہائی کوشش

میں آخر میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ احرار کو خوش کرنے کے لئے میں انتہائی کوشش کر چکا ہوں۔ اور اس بارہ میں خصوصیت سے ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب۔ مکرمی مولوی غلام رسول صاحب مہر اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب غزنوی سے خط و کتابت کرتا رہا ہوں۔ اسے صرف اس لئے شائع نہیں کرتا۔ کہ چونکہ وہ پرائیویٹ تھی۔ شاید ان صاحبان کو اس کی اشاعت پر اعتراض ہو۔ اس بارہ میں جو ان احباب سے میں نے خط و کتابت کی ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مظلوم کشمیریوں کی حمایت میں میں کس حد تک اتفاق قائم رکھنے کی جدوجہد کر چکا ہوں:

خاکسار۔ مرزا محمود احمد۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۱ء

آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس کی اہم قراردادیں

آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس کی مجلس منتظمہ کے ایک خاص اجلاس میں جو ۲۳ ستمبر ۱۹۳۱ء لاہور میں منعقد ہوا۔ حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) مجلس منتظمہ ان قراردادوں کی حمایت کرتی ہے۔ جو ۱۳ ماہ حال کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے سیالکوٹ کے جلسہ میں پاس کی ہیں اور کمیٹی کو اپنی کامل امداد کا یقین دلاتی ہے۔

(۲) مجلس منتظمہ اس بات پر اظہار افسوس کرتی ہے۔ کہ ریاست کشمیر نے صلح کی شرائط کی پابندی نہیں کی۔ اور ظلم و تشدد کا نیا دور شروع کر دیا ہے۔ یہ امر واضح کیا جاتا ہے۔ کہ صلح کی خلاف ورزی کی تمام ذمہ داری ریاست پر عائد ہوتی ہے:

226
Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی دعوت چائے کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر

احمدی خواتین کی تعلیمی ترقی

۲۳ ستمبر کو بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک شاندار دعوت چائے دی۔ جس میں شہر کے بعض معززین بھی مدعو تھے۔ اس موقعہ پر حضور نے حسب ذیل تقریر فرمائی:

میں سب سے پہلے اپنی اپنے ساتھیوں اور دوسرے مہمانوں کی طرف سے لجنہ اماء اللہ کا اس چائے کی

دعوت کے لئے شکریہ

ادا کرتا ہوں۔ دعوتیں دنیا میں ہوتی رہتی ہیں۔ اور یہ ایک ایسا رواج ہو گیا ہے۔ جو شاید اپنی کثرت کی وجہ سے بہت سی خوبصورتی کھو بیٹھا ہے۔ لیکن وہ دعوت جو

حقیقی جوش اور اخلاص

کے نتیجہ میں ہو۔ وہ دل کے لئے نہایت ہی مسرت کا موجب اور قلب کے لئے فرحت کا باعث ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو محبت اور تعلق بڑھانے کا ایک یہ ذریعہ بھی بتایا ہے۔ کہ اگر توفیق ہو۔ تو ایک دوسرے کی دعوت کرتے رہنا چاہیے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی لوگوں کو دعوت پر بلاتے تھے۔ اور اسکو اتنی اہمیت دیتے۔ کہ فرماتے دعوت کا رد کرنا میری

سنت کے خلاف ہے

اور میں چونکہ جانتا ہوں۔ کہ لجنہ کی یہ دعوت اخلاص اور اسی روح کے ساتھ ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ان کھانوں کی قیمت کے مطابق نہیں۔ بلکہ اس نیت کی قیمت کے مطابق ان سے

فضل و برکت کا سلوک

کرے۔

سیالکوٹ کی لجنہ باوجود اس کے۔ کہ اس سے پہلے مجھے انہیں مخاطب کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن ان کے محترم اور مخلص کارکن جو یہاں کی جماعت کے امیر کی اہلیہ ہیں۔ کے بعض خطوط اور بیانات سے پتہ لگتا ہے کہ

نہایت اعلیٰ درجہ کا کام

کرنے والی اور بہت سی لجنہ کے لئے نمونہ ہے۔ بلکہ بسا اوقات مجھے سیالکوٹ کی لجنہ کے کام بتا کر مرکزی لجنہ کو بھی شرمندہ کرنا پڑا ہے۔ اگرچہ اس میں شک نہیں۔ کہ مرکزی لجنہ کے کام کی نوعیت مختلف ہے۔ لیکن پھر بھی میں کہتا ہوں۔ جس استقلال کے ساتھ سیالکوٹ کی لجنہ نے کام کیا ہے۔ وہ ہر ایک کے لئے نمونہ ہے

عورتوں کی تعلیم

سے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی خاص دلچسپی ہے۔ میں نے محض اسکی وجہ سے لوگوں کے اعتراضات بھی سنے ہیں۔ اور اختلافی آراء بھی سنی ہیں۔ لیکن پھر بھی میں پورے یقین کے ساتھ اس رائے پر قائم ہوں۔ کہ عورتوں کی تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب جماعت احمدیہ کا انتظام میرے ہاتھ میں آیا۔ اس وقت قادیان میں

عورتوں کا صرف پرائمری سکول

تھا۔ لیکن میں نے اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو قرآن کریم اور عربی کی تعلیم دی۔ اور انہیں تحریک کی۔ کہ مقامی عورتوں کو قرآن کریم کا ترجمہ اور حدیث وغیرہ پڑھائیں۔ میں نے اپنی ایک بیوی کو خصوصیت کے ساتھ اس کے لئے تیار کیا۔ اور میرا خیال تھا۔ کہ وہ اپنی تعلیمی ترقی کے ساتھ دوسری عورتوں کو بھی فائدہ پہنچائینگی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی مشیت تھی۔ کہ میرے سفر ولایت سے واپسی پر وہ فوت ہو گئیں اس پر میں نے سمجھا۔ کہ صرف ایک عورت کو تیار کرنے سے کام نہیں چلے گا۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو دوسری کو تیار کرنے کے لئے چھ سات سال کا مزید عرصہ درکار ہوگا۔ اس لئے میں نے یہ انتظام کیا۔ کہ طالبات چِکوں کے پیچھے بیٹھ کر استادوں سے تعلیم حاصل کریں۔ اس پر قادیان میں بھی اور باہر بھی اعتراض ہوئے۔ کہ یہ اچھی تعلیم ہے۔ عورتوں کو مرد پڑھاتے ہیں۔ لیکن میں نے اسکی کوئی پرواہ نہ کی۔ کیونکہ ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ضرورت کے موقعہ پر مرد عورت ایک دوسرے سے پڑھتے پڑھاتے رہے ہیں۔ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صحابیوں اور نو مسلموں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمات طیبات سکھاتی رہی ہیں۔ اور

ہماری عورتوں کی عزت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عورتوں کی عزت سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور جو فعل ان کی عزت کے مطابق ہے۔ اس سے ہماری عزت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ پس نے اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ یہاں تک کہ پچھلے سال عورتوں کی کافی تعداد نے

مولوی کا امتحان

پاس کر لیا۔ گویا وہ ڈگری حاصل کی۔ جو عربی میں الیف۔ اے کے برابر ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں نے پرائمری سکول کو مڈل تک پہنچا دیا۔ اور چونکہ عربی کا امتحان دینے کے بعد صرف انگریزی کا امتحان دیکر انٹرنس پاس کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے مولوی پاس عورتوں نے اور کچھ باقاعدہ سکول میں پڑھنے والیوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انٹرنس بھی پاس کر لیا۔ اور اس سال سے قادیان میں

عورتوں کے لئے کالج

بھی جاری ہو چکا ہے۔ امید ہے۔ دو سال تک کئی عورتیں۔ الیف اے پاس کر لینگی۔ اور میرا منشاء ہے۔ کہ اسی طرح کم از کم پندرہ سولہ

عورتوں کو بی۔ اے۔ ایم۔ اے

تک تعلیم دلائی جائے۔ تا عورتیں خود دوسری عورتوں کو تعلیم دے سکیں مردوں کے لئے کالج قائم کرنے کی شرائط سخت ہیں یعنی جب تک ایک خاص رقم جمع نہ کی جائے۔ اور عمارت تعمیر نہ ہو۔ اس کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ لیکن عورتوں کے لئے ایسی شرائط نہیں۔ اس لئے ہمیں ان کے لئے انتظام کرنے میں تھوڑے سے خرچ پر بہت سی سہولتیں میسر ہیں۔ اور جب قادیان میں عورتیں ہی تعلیم دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو میرا ارادہ ہے۔ وہاں

ہوسٹل قائم کر کے

باہر کی عورتوں کے لئے بھی وہاں رہ کر تعلیم حاصل کرنے کا انتظام کر دیا جائے گا۔

یہ امر کس قدر افسوسناک ہے۔ کہ سارے پنجاب میں مسلمانوں کا ایک بھی

زنانہ کالج

نہیں۔ اور قادیان کا کالج پہلا زنانہ کالج ہے۔ اور خدا کے فضل سے وہاں عورتوں کی تعلیم اس قدر زیادہ ہے۔ کہ چند ماہ ہوئے۔ میں علیگڑھ گیا۔ تو مجھے بتایا گیا۔ صرف چار لڑکیوں نے انٹرنس کا امتحان دیا ہے لیکن قادیان میں پہلے ہی سال سولہ لڑکیوں نے امتحان دیا۔ اور ہم نے اندازہ کیا ہے۔ کہ قادیان میں

قریباً سو فیصدی لڑکیاں

تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ گویا ان کی شرح لڑکوں سے بھی زیادہ ہے اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ

ہماری جماعت میں عورتوں کی تعلیم

اس سرعت سے پھیل رہی ہے۔ خصوصاً قادیان میں کہ انشاء اللہ بہت جلد عورتوں کی جہالت کی بلا سے ہم لوگ بچ جائیں گے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیالکوٹ کی لجنہ

نے جو کام جاری کیا ہے۔ مجھے امید ہے۔ ان کی کوشش سے یہاں بھی تعلیم کا چرچا وسیع ہو جائیگا۔ مجھے یہ سنکر بہت خوشی ہوئی کہ یہاں کی احمدی مستورات نے اپنے حسن اخلاق سے دوسرے طبقوں میں بھی ایسی قبولیت حاصل کر لی ہے۔ کہ سب کی لڑکیاں ان کے سکول میں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ اور کسی قسم کی "سلوٹنگ سنٹر" نہیں۔ یہ ان کے کام کی روح کے متعلق ایک نہایت عمدہ شہادت ہے۔ اگر مرد وراہیں نہیں۔ تو کم از کم عورتوں میں اس روح کا پیدا ہونا۔ کہ اسلامی کاموں کو مل کر کرنا چاہئیے۔ نہایت مسرت بخش ہے۔ اور جب عورتوں میں یہ روح پیدا ہو جائے۔ تو پھر مرد بھی متحدہ جدوجہد کے لئے مجبور ہو جائینگے

میں اس وقت

زیادہ نہیں بول سکتا

کیونکہ میں جب کبھی کسی شہر میں جاتا ہوں۔ تو چونکہ میری صحت پہلے بھی خراب ہے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ ہم دیہات کے رہنے والے لوگ شہروں کا ناقص گھی کھانے کے عادی نہیں ہوتے۔ اس لئے لاہور میں تو پہلا ہی کھانا کھانے کے بعد میرا گلا خراب ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن یہاں تیسرے کھانے کے بعد یہ تکلیف ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ شام کے بعد بھی مجھے ایک تقریر کرنی ہے اس لئے اختصار کے ساتھ یہ کہکر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ کہ عورتوں کے اندر عام طور پر یہ احساس ہوتا ہے۔ کہ ہم کسی کام کی نہیں۔ یہ خیال

قطعاً بے بنیاد

ہے۔ اور اسے جسقدر جلد ممکن ہو۔ دل سے نکال دینا چاہیئے۔ سیالکوٹ کی لجنہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ عورتیں بھی کام کر سکتی ہیں۔ عورتوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مرد و عورت برابر ہیں۔ اور مردوں کی طرح وہ بھی ترقی کے مدارج طے کر سکتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کے متعلق فرمایا ہے "خذو انصف دینکم من ھذہ الحمیراء" یعنے

نصف دین

عائشہؓ سے سیکھو۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ایسے اہم امور میں مردوں کی راہنمائی کی ہے۔ کہ حیرت ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں کے سمجھنے میں انہیں کمال حاصل تھا۔ بسا اوقات مردوں کی عقل وہاں تک نہ پہنچتی تھی۔ جہاں ان کا دماغ پہنچ جاتا تھا۔

ایک لطیفہ

مشہور ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان میں ایک میت ہوگئی۔ اور غالباً حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی لڑائی میں شہید ہو گئے۔ عورتوں کو سخت صدمہ تھا۔ وہ بین کرنے لگیں۔ اور چونکہ یہ بات منع ہے۔ اس لئے کسی نے آکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ جاؤ جاکر ان کو منع کرو۔ اس نے منع کیا۔ مگر وہ نہ رکیں۔ اسلام اس وقت ابتدائی حالت میں تھا۔ اور

عورتوں کی تربیت

مکمل نہ ہوئی تھی۔ اس نے پھر آکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ وہ باز نہیں آتیں۔ آپ نے فرمایا۔ احثوا التراب علے وجوھھن یعنے ان کے منہ پر مٹی ڈالو۔ اس شخص نے واقعی مٹی اٹھائی اور جاکر ان پر ڈالنی شروع کر دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو علم ہوا۔ تو آپ نے اس شخص کو ڈانٹا اور فرمایا۔ تم مرد ہو لیکن اتنی عقل نہیں رکھتے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب سمجھو۔

آپ کا مطلب

یہ تھا۔ کہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ یہ نہیں۔ کہ واقعی ان پر مٹی ڈالو۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نہایت فہیم عورت تھیں اسی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ تقویٰ اور طہارت میں بے نظیر تھیں۔ حتے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض راز کی باتیں آپ سے کہہ دیتے تھے۔ یہی حال اور عورتوں کا بھی تھا۔ تو

عورتوں کے لئے ترقی کے ذرائع

ویسے ہی ہیں۔ جیسے مردوں کے لئے اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہماری مستورات کبھی یہ خیال بھی دل میں نہ لائیں گی۔ کہ ان کے لئے ترقی کی گنجائش نہیں۔ بلکہ ان کا ہر قدم آگے ہی بڑھے گا۔ اور وہ مسلمانوں کی قوت و طاقت کو ترقی دینے۔ دنیا میں اخلاص کی روح پھونکنے اور انسانوں کو

انسانیت کے مقام پر کھڑا کرانے

کے لئے اسی طرح کام میں لگی رہینگی۔ جس طرح ہم مردوں سے امید رکھتے ہیں۔ یا جسطرح ہمارا اللہ ہم سے امید رکھتا ہے۔

میں

اللہ تعالےٰ سے دعا

کرتا ہوں۔ کہ وہ انہیں جماعت۔ دین اور مسلمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر قسم کی ترقیات جن کا اس نے اپنے نبی سے وعدہ فرمایا ہے۔ انہیں عطا کرے۔ اور وہ دوسری جماعتوں کے لئے نمونہ ہوں۔

آمین!!

نظارت بیت المال کا ایک ضروری اعلان

بابو شمس الدین صاحب محاسب پراونشل انجمن احمدیہ پشاور نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور یہ معاملہ پیش کیا۔ کہ تحریک چندہ خاص (جو ہر ایک احمدی سے ایک ماہ کی آمد لینے کے متعلق کی گئی ہے) سے پراونشل کا ½ حصہ کاٹا جائے۔ یا نہیں۔ اس کے متعلق حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا ہو کہ ½ حصہ کاٹا جا سکتا ہے۔ سوائے چندہ جلسہ سالانہ کے۔ پس میں حضور ایدہ اللہ کے اس فیصلہ کا عام اعلان کر کے صوبہ سرحد اور صوبہ بنگال وغیرہ کی ان تمام جماعتوں سے جو ½ حصہ مرکزی چندوں میں سے کاٹتی ہیں۔ التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کے سوائے باقی تمام مرکزی چندوں سے ½ حصہ کاٹ کر ارسال فرمائیں۔ چندہ جلسہ سالانہ پورا ارسال کریں۔ (ناظر بیت المال)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے سے مراد

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی کتاب ترک اسلام بر ترک اسلام کے صفحہ ۱۰۲ پر حسب ذیل سوال و جواب تحریر کیا ہے۔

"آریہ سوال نمبر ۱۷۔ حضرت عیسےٰ کا آسمانی پر اڑ جانا۔

جواب اسلام نمبر ۱۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے سے بھی یہی مراد ہے۔ کہ وہ محفوظ جگہ جا پہنچے۔ اس سے بھی خدا کا محدود المکان ہونا کیونکر لازم آیا۔ ہاں یاد آیا۔ شاید آپ عیسائیوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جن کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ مسیح خدا کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا۔ پس اگر یہ سوال مراد ہے۔ تو اس سوال کا جواب پوچھنے میں ہم بھی آپ کے ساتھ شریک ہیں۔ عیسائیو کہاں ہو۔"

کیا مولوی صاحب بتائیں گے۔ کہ وہ محفوظ جگہ کہاں ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جا پہنچے۔ کیونکہ اس تحریر سے ثابت ہے۔ کہ وہ محفوظ جگہ آسمان پر نہیں۔ بلکہ زمین پر ہی ہے کیونکہ آسمان پر جانے کا انہوں نے صاف طور پر انکار کیا ہے۔

وہ لوگ جو ابھی تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ بجسد عنصری خیال کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی یہ نہیں سمجھتے۔ رہا ان کا یہ کہنا کہ وہ زمین پر ہی کسی محفوظ جگہ چلے گئے یہ بالکل بے سروپا دعویٰ ہے۔ اور ایسا دعویٰ ہے۔ جو شاید ہی کسی اور نے کیا ہو۔

خاکسار

(عبدالرحمٰن از لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرمت مسجد لنڈن کیلئے احمدی خواتین کی مالی قربانی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرمت مسجد لنڈن کی تحریک کرتے ہوئے ارقام فرمایا ہے:۔

"میں ناظر صاحب بیت المال اور کل صوبہ واری ضلع کی یا مقامی انجمنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں۔ کہ چونکہ ہماری عورتیں اس طرح ابھی منظم نہیں۔ جس طرح کہ مرد ہیں۔ اس لئے اس کا خاص انتظام کیا جائے۔ کہ ہر جگہ تک یہ آواز پہنچ جائے۔ اور مرد خواتین کو جمع کرنے اور ان تک یہ آواز پہونچانے کا ذمہ اپنے اوپر لیں۔ اور یہ کوشش کریں۔ کہ کسی جگہ کی مستورات بھی اس کام میں حصہ لینے سے محروم نہ رہ جائیں۔ وہ حصہ خواہ کم ہو۔ یا زیادہ۔ کیونکہ تھوڑا تھوڑا کر کے بھی بہت برکت ہو جاتی ہے۔ اور نیز یہ مناسب نہیں۔ کہ جماعت کا کوئی حصہ بھی ثواب کے کاموں میں حصہ لینے سے محروم رہ جائے۔ کہ یہ امر اس کے اخلاص کے جذبات کو کند کر کے آہستہ سب جماعت پر مضر اثر ڈالتا ہے۔"

حضور کے اس ارشاد کے ماتحت ہر ایک احمدیہ انجمن کا فرض ہے۔ کہ وہ احمدی خواتین کو جمع کر کے ان تک یہ آواز پہنچائے۔ اور مرمت مسجد لنڈن کے لئے چندہ جمع کرے جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہاں پر عورتوں نے اچھا کام کیا ہے۔ جیسا کہ ذیل کی چند مثالوں سے واضح ہوگا:۔

(۱) سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ منٹگمری لکھتی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک مرمت مسجد لنڈن پہونچی۔ میں نے پہلے اپنے گھر میں سنائی۔ اپیل سنتے ہی لیڈی ڈاکٹر سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ نے ۲۵/- روپے نقد ادا کئے۔ اس کے بعد مستورات کا جلسہ کیا گیا ذیل کی مستورات نے اسی وقت چندہ ادا کیا۔ اہلیہ تھانہ دار جان محمد صاحب للعہ۔ اہلیہ محمد شاہ صاحب عہ۔ منصورہ بنت شاہ صاحب ۴ر۔ اہلیہ بابو فقیر اللہ صاحب عہ۔ اہلیہ بابو نذیر احمد صاحب عہ۔ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت سید غلام حسین صاحب عہ۔ اس کے علاوہ وعدے ہوئے ہیں [illegible] نقد ارسال ہیں:۔

(۲) استانی برکت بی بی صاحبہ۔ گجرات سے لکھتی ہیں کہ تحریک مسجد لنڈن ملتے ہی اپنے مکان پر جلسہ کا انتظام کر کے تحریک سنا دی گئی۔ اور چندوں کا وعدہ لیا گیا۔ چند روز میں قریبا ۷۰/- روپے چندہ جمع ہو گیا۔ ابھی وصولی جاری ہے۔

یہاں کی بہنوں نے نہایت خوشی سے حسب توفیق چندہ دیا۔

(۳) سکرٹری لجنہ اماء اللہ اہلیہ ثانی حکیم احمد الدین صاحب شاہدرہ لکھتی ہیں۔ عشہ کی رقم ارسال ہے۔ اس میں ۵ روپے چندہ مستورات کا ہے۔ اور ۳۵/- چندہ مرمت مسجد لنڈن۔

(۴) زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیر لکھتی ہیں۔ میں نے اپنے مکان پر جلسہ کیا۔ کل رقم [illegible] روپے ارسال ہے:۔

(۵) زبیدہ صاحبہ معرفت شیخ احمد اللہ صاحب نوشہرہ سے لکھتی ہیں۔ تحریک ملتے ہی اپنے مکان پر جلسہ کیا۔ ابھی وقت عاجزہ نے عہ معافی صاحبہ اہلیہ شیخ احمد اللہ صاحب نے ۱ر عہ ہر دو دختران شیخ احمد اللہ صاحب نے عہ۔ اہلیہ مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نے صر چندہ دیا۔ ابھی اور بہنوں سے چندہ وصول کر کے ارسال ہوگا:۔

(۶) سلیمہ بیگم صاحبہ حیدر آباد دکن سے لکھتی ہیں۔ جلسہ کیا گیا۔ لیسہ روپے اسی وقت جمع ہو گئے:۔

(۷) دارالامان قادیان کی لجنہ اماء اللہ کی تفصیلی رپورٹ تو مجھے ملی نہیں۔ لیکن مجھے ذاتی علم ہے۔ کہ وہ تندہی سے کام کر رہی ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کی تعمیل میں قادیان سے کم از کم ایک ہزار کی رقم پوری کریں گی:۔

(۸) شیخ قدرت اللہ صاحب سکرٹری انجمن نابھ لکھتے ہیں مستورات کے چندہ کی اپیل پر یہاں کی تمام مستورات نے نہایت خوشی سے چندہ دیا۔ چنانچہ زیور چاندی ۵۴ ۱ تولہ۔ زیور سونا ۴ ماشہ نقد ۱۲ عہ جمع ہوئے:۔

بسم اللہ اہلیہ صاحبہ شیخ رحمت اللہ زیور چاندی ۵۴ تولہ۔ رحم بی بی دختر شیخ قدرت اللہ ۳۱ تولہ۔ فاطمہ اہلیہ شیخ حبیب اللہ ۲۰ تولہ۔ اہلیہ مرحومہ مولوی بشیر احمد کی طرف سے ۲۰ تولہ چندہ دیا گیا۔

(۹) مرزا مبارک بیگ صاحب نے کلانور سے اطلاع دی ہے۔ کہ موضع رحم آباد کے ایک احمدی گھرانہ کا اخلاص اور ایثار قابل تقلید ہے۔ ذیل کی رقوم نقد ایک ہی خانہ ان سے وصول ہوئی ہیں:۔

حسن بی بی صاحبہ زوجہ شیخ علی گوہر صاحب [illegible] خورشید بیگم صاحبہ زوجہ شیخ سبحان علی صاحب صہ مقبول بیگم صاحبہ زوجہ شیخ نادر علی صاحب عہ۔ سردار بیگم صاحبہ زوجہ شیخ محمد علی صاحب عہ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ شیخ سردار علی صاحب عہ سکینۃ النساء صاحبہ زوجہ شیخ امیر علی صاحب۔ عنایت بیگم صاحبہ زوجہ شیخ سلطان علی صاحب عہ۔ کل [illegible]:۔

کس قدر روپیہ وصول ہوا

ذیل میں اب اس فنڈ کے چندہ کی فہرست دیتا ہوں۔ کل رقم اس چندہ میں ۱۲ ستمبر تک ۲۳۸۰ ۲ ۷ پائی وصول ہوئی ہے۔ جو ۱۸ انجمنوں کے علاوہ ۷ افراد نے بھیجی ہے کم سے کم آٹھ ہزار روپیہ اس فنڈ میں چاہیئے۔ مرمت مسجد کا کام شروع ہے جس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی ہے کہ یہ رقم بہت جلد جمع کی جائے۔ میں تمام جماعتوں کے عہدیداروں سے گزارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ہاں مستورات کے جلسے منعقد کر کے جلد رقوم وصول کریں:۔ ناظر بیت المال قادیان

فہرست چندہ دہندگان

(روپے - آنے - پائی)

۱ لجنہ اماء اللہ قادیان ۵۴۴ - ۱۱ - ۶

والدہ بشارت احمد صاحب پسر مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل قادیان ۱۱۰ - ۸ - ۶

نانی۔ نانا مرحوم بشارت احمد صاحب پسر مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل قادیان ۵ - ۰ - ۰

۲ جماعت ڈسکہ ۲۶۷ - ۰ - ۴

۳ ״ لنڈی کوتل ۶ - ۰ - ۰

۴ ״ ہیلاں پور بذریعہ عنایت اللہ صاحب ۵ - ۱۴ - ۰

۵ ״ کیسر نگ ۱۰ - ۰ - ۰

۶ ״ مردان ۳۶ - ۸ - ۰

۷ ״ اٹھ پور بذریعہ رحمت اللہ صاحب ۳ - ۰ - ۰

۸ ״ چک ۹۹ بذریعہ غلام محمد صاحب ۱۴۳ - ۱۳ - ۰

۹ ״ بیگو بذریعہ محمد حسین صاحب ۶ - ۱ - ۰

۱۰ ״ شاہ آباد بذریعہ مستری رحیم اللہ صاحب ۶ - ۱۰ - ۰

۱۱ ״ کلاسوالہ بذریعہ عبد اللہ صاحب ۲۷ - ۴ - ۰

۱۲ ״ بابا بکالہ بذریعہ عبد الرحمن صاحب ۱۲ - ۰ - ۰

۱۳ ״ فیض اللہ چک بذریعہ حافظ نور محمد صاحب ۲ - ۰ - ۰

۱۴ ״ غلام نبی بذریعہ زین العابدین صاحب ۳ - ۵ - ۰

۱۵ ״ میعادی بشیرا بذریعہ محمد علی صاحب سکرٹری جماعت ۱ - ۴ - ۰

۱۶ ״ اجنالہ بذریعہ ظہور الدین صاحب ۲ - ۶ - ۰

۱۷ ״ پاڑی پورہ کشمیر بذریعہ فضل الرحمان صاحب ۳۴ - ۰ - ۰

۱۸ ״ ہانڈو بذریعہ خدا بخش صاحب ۵ - ۰ - ۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹ جماعت سرگودہ بذریعہ چوہدری عبدالعزیز خان صاحب ۰ — ۰ — ۱۵

۲۰ " مانسہرہ بذریعہ سید زمان شاہ صاحب وکیل ۰ — ۰ — ۱۵

۲۱ " کلانور بذریعہ مرزا مبارک بیگ صاحب ۰ — ۲ — ۲۹

۲۲ " کاٹھگڑھ ۰ — ۱۰ — ۱۴

۲۳ " پارہ چنار بذریعہ عبدالحق صاحب ۰ — ۰ — ۴

۲۴ " بمبئی بذریعہ سیٹھ اسماعیل آدم صاحب ۰ — ۰ — ۱۰

۲۵ لجنہ اماء اللہ منٹگمری بذریعہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ سکرٹری ۰ — ۸ — ۳۸

۲۶ جماعت کھاریاں - بذریعہ چوہدری فضل الٰہی صاحب ۰ — ۱۰ — ۳۴

۲۷ جماعت لدھیانہ بذریعہ محمد ابراہیم صاحب ۰ — ۲ — ۷

۲۸ " علی گڑھ بذریعہ شیخ محمد حسین صاحب ۰ — ۰ — ۵

۲۹ " نوشہرہ ۰ — ۰ — ۳۲

۳۰ " کپورتھلہ بذریعہ محمد احمد صاحب وکیل ۰ — ۱ — ۱۰

۳۱ " ڈھلواں بذریعہ عبدالمجید صاحب [illegible] ۰ — ۷ — ۱

۳۲ " بہشت چک نمبر ۳۵ ۰ — ۰ — ۴

۳۳ " جڑانوالہ ۰ — ۰ — ۷

۳۴ " صریح - ضلع جالندھر ۰ — ۱۰ — ۵

۳۵ " کوہاٹ ۰ — ۰ — ۶۷

۳۶ " کوٹ کپورا ۰ — ۰ — ۴۶

۳۷ " رام پور بذریعہ خان ذوالفقار علی خان صاحب ۰ — ۰ — ۲۵

۳۸ " ڈنگہ ۰ — ۰ — ۹

۳۹ " میانوالی بذریعہ غلام علی صاحب ۰ — ۱۲ — ۲

۴۰ " دردش بذریعہ محمد عالم صاحب جمعدار ۰ — ۸ — ۲۱

۴۱ " تتھال بذریعہ ڈاکٹر نور احمد صاحب ۰ — ۰ — ۵

۴۲ " منگیری بذریعہ عبدالغنی صاحب ۰ — ۰ — ۲

۴۳ " مالیر کوٹلہ بذریعہ محمد بخش صاحب ۱/۱۰
" بذریعہ منشی احمد الدین صاحب ۱/۷ ۰ — ۰ — ۱۷

۴۴ " منصوری بذریعہ سید عبدالمجید صاحب ۰ — ۰ — ۵۰

۴۵ " کلکتہ ۰ — ۰ — ۱۰

۴۶ " شملہ ۰ — ۰ — ۴۶

۴۷ " شاہدرہ ۰ — ۱۲ — ۳۴

۴۸ " ملتان ۹ — ۱ — ۱۵

۴۹ " بنارس ۰ — ۰ — ۵

۵۰ " کیمل پور ۰ — ۶ — ۱۶

۵۱ " رائے کوٹ بذریعہ محمد حسن صاحب ۰ — ۰ — ۲

۵۲ " عیسیٰ پور ۰ — ۱۲ — ۵

۵۳ جماعت محلانوالہ ۰ — ۰ — ۳

۵۴ " سعد اللہ پور ۰ — ۴ — ۸

۵۵ " بنگاڑی ۰ — ۰ — ۱۱

۵۶ " چکوال ۰ — ۰ — ۷

۵۷ " وزیرآباد بذریعہ چوہدری عزیز اللہ صاحب ۰ — ۹ — ۷

۵۸ " ڈیرہ غازیخاں بذریعہ الف بیگم صاحبہ ۰ — ۰ — ۲۶

۵۹ " جام پور ۰ — ۰ — ۵

۶۰ " پشاور بذریعہ عبدالمجید صاحب ۰ — ۸ — ۱۷

۶۱ " پونہ بذریعہ ولی اللہ صاحب ۰ — ۰ — ۷

۶۲ " مونگ بذریعہ سید حیدر شاہ صاحب ۰ — ۰ — ۲

۶۳ " بنگلور بذریعہ سردار حسین صاحب ۰ — ۰ — ۱۰

۶۴ " کالا گوجران ۰ — ۰ — ۱۰

۶۵ " سکھر ۰ — ۰ — ۳

۶۶ " سمبڑیال ۰ — ۸ — ۱۱

۶۷ " جالندھر چھاؤنی ۰ — ۰ — ۵

۶۸ " کٹک ۰ — ۸ — ۱

۶۹ " امرتسر ۰ — ۰ — ۱۵

۷۰ " والٹن ٹریننگ سکول ۰ — ۰ — ۱۵

۷۱ " کلانور ۰ — ۱ — ۲

۷۲ " انبالہ ۰ — ۰ — ۵۴

۷۳ " چارسدہ بذریعہ خان صاحب محمد اکرم خان صاحب ۰ — ۸ — ۴۷

۷۴ " ہرسیاں - گورداسپور - بذریعہ میاں بدرالدین صاحب ۶ — ۱۰ — ۲

۷۵ جماعت لاہور بذریعہ بابو فضل الدین صاحب ۰ — ۴ — ۲۳

۷۶ " محبوب نگر بذریعہ میر اسحاق علی صاحب ۰ — ۰ — ۵

۷۷ " مونگھیر بذریعہ مولوی محمد ظریف صاحب ۰ — ۰ — ۲۸

۷۸ " سرائے نورنگ بنوں بذریعہ صاحبزادہ محمد طیب صاحب ۰ — ۱۰ — ۱۴

۷۹ " جہلم - بذریعہ بابو شاہ عالم صاحب ۰ — ۱۴ — ۵۱

۸۰ " بیگم پور بذریعہ علی محمد خان ۰ — ۶ — ۱

۸۱ " گوجرہ ۰ — ۴ — ۱۴

۸۲ " فیض آباد ڈاکٹر محمد رفیع صاحب ۰ — ۷ — ۶

۸۳ " چیمہ - گورداسپور ۰ — ۰ — ۱

۸۴ " رینالہ اسٹیٹ ضلع منٹگمری ۰ — ۰ — ۱۰

۸۵ " ڈیرہ دون ۰ — ۰ — ۳۲

۸۶ " کوئٹہ بذریعہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ۰ — ۳ — ۷

۸۷ " فیروزپور بذریعہ محمد عثمان صاحب ۳ — ۳ — ۷۱

۸۸ " سرگودہا بذریعہ مولوی محمد عبداللہ صاحب ۰ — ۲ — ۱

۱ غلام احمد صاحب رحیم یار خاں ۰ — ۰ — ۵

۲ عاشق محمد صاحب گرداور جہانیاں ۰ — ۰ — ۷

۳ مہر محمد صاحب کھوڑ ۰ — ۰ — ۵

۴ اہلیہ ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ۰ — ۰ — ۳

۵ اعراف اللہ صاحب صوابی ۰ — ۰ — ۱

۶ چوہدری علی بخش صاحب چک ۹۳۳ ۰ — ۱۰ — ۱۳

۷ علی محمد صاحب منڈی ۰ — ۰ — ۳

۸ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب بتھرا ۰ — ۷ — ۱۰

۹ عبدالرحیم صاحب حصاری ۰ — ۰ — ۵

۱۰ محمود خاں صاحب بٹور ۰ — ۸ — ۲

۱۱ بابو اللہ بخش صاحب ہیڈ سگنیلر کوہاٹ ۰ — ۰ — ۱۲

۱۲ میاں محمد شفیع صاحب کانسٹیبل ۰ — ۰ — ۲

۱۳ ڈاکٹر گوہر دین صاحب برما ۰ — ۰ — ۱۰

۱۴ عبدالحمید صاحب شوق محمود آباد ۰ — ۴ — ۴

۱۵ محمد الدین صاحب رانچی ۰ — ۰ — ۳

۱۶ محمد جلال الدین صاحب ہروی ۰ — ۰ — ۳

۱۷ ڈاکٹر رحمت علی صاحب راجپورہ ۰ — ۰ — ۱۰

۱۸ ماسٹر خیر الدین صاحب مراڈتی ۰ — ۰ — ۱۰

۱۹ دانشمند صاحب باندہ ۰ — ۰ — ۵

۲۰ محمد ایوب صاحب موتی ہارن ضلع چمپارن ۰ — ۰ — ۵

۲۱ رحمت خان صاحب سنکا پور اڑیسہ ۰ — ۰ — ۲

۲۲ جمعدار ولایت اللہ صاحب چہال سلونی - ضلع لائل پور ۰ — ۰ — ۳

۲۳ محمد عزیز اللہ صاحب سیراں پور ۰ — ۸ — ۳

۲۴ حسن خانصاحب رہانہ ۰ — ۰ — ۱

۲۵ الطاف حسین خان صاحب لودھی پور ۰ — ۱۲ — ۵

۲۶ میاں میر بخش صاحب تلونڈی راہوالی ۰ — ۰ — ۵

۲۷ بابو محمد شفیع صاحب اوورسیر میانوالی ۰ — ۰ — ۱۵

انجمن احمدیہ تحصیل چارسدہ کے ارکان

قاضی محمد شفیق صاحب فاروقی ایم اے - ایل ایل بی وکیل چارسدہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آخر اپریل ۱۹۳۲ء تک جماعتہائے احمدیہ تحصیل چارسدہ کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے اور ذیل کے ارکان کے انتخاب کی منظوری کا اعلان کیا جاتا ہے:-

سکرٹری امور عامہ و خارجہ - خان محمد اکبر خانصاحب رئیس ترنگ زئی

سکرٹری تبلیغ و امین - خان سعد اللہ جان صاحب "

فنانشل سکرٹری - خان محمد عمر خانصاحب ترنگ زئی - سکرٹری تعلیم وتربیت - خان ملک عادل شاہ صاحب نمبردار و رئیس اعظم - محاسب خان عبدالغفور خانصاحب - ناظر اعلیٰ قادیان :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ

از یکم ستمبر لغایت ۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ء

ایام زیر رپورٹ میں جو تبلیغی کام اندرون ہند ہوا اور جس کی اطلاعات دفتر نظارت میں پہنچیں۔ اس کا مختصر طور پر ذکر درج ذیل کیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب

علاقہ گورداسپور:۔ مہتمم تبلیغ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے ضلع گورداسپور کا کام ختم کر کے امرتسر میں کام شروع کیا ہے۔ ۲ مقامات پر لیکچر دیئے۔ تحریک کر کے ۶۰ انصار اللہ بنائے۔ بعض غیر احمدی معززین کو پرائیویٹ طور پر تبلیغ کی

بیٹ:۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی محمد صالح صاحب اس علاقہ میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ مولوی محمد صالح صاحب نے ۷ گاؤں کا دورہ کیا۔ ۱۰ لیکچر دیئے۔ ۲ مناظرے کئے۔ ایک رئیس کو خصوصیت کے ساتھ تبلیغ کی۔ دو جماعتوں میں درس جاری کرایا۔ اس حلقہ میں ابھی ابھی احمدیت پھیلی ہے۔ احمدیت کا اثر بڑھ رہا ہے۔ سلسلہ تعلیم جاری ہے۔ مولوی صاحب علاوہ تبلیغ کے لڑکے لڑکیوں کو قرآن مجید بھی پڑھاتے ہیں۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی علاوہ بیٹ کے دیگر مقامات میں بھی تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ان ایام میں انہوں نے ٹانڈہ میں عیسائیوں کے ساتھ کامیاب مناظرہ کیا۔ ۲۵ کس غیر احمدی معززین کو پرائیویٹ طور پر ان کے مکانوں پر جا کر تبلیغ کی۔ ایک معزز غیر احمدی صاحب سلسلہ میں داخل ہوئے

راولپنڈی:۔ اس علاقہ کے مہتمم تبلیغ مولوی عبدالغفور صاحب ہیں۔ ابھی مرکزی جماعت ضلع راولپنڈی نے ہی تنظیم کی طرف توجہ کی ہے۔ باقی اضلاع کی جماعتوں کو جسقدر جلد ممکن ہو تنظیم کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

مہتمم صاحب تبلیغ نے ان ایام میں چار مقامات کا دورہ کیا۔ ۲ لیکچر دیئے۔ ایک مناظرہ کیا۔ ۱۰ غیر احمدی معززین کو پرائیویٹ طور پر تبلیغ کی۔ بنسیاں کے ایک غیر احمدی رئیس پر اچھا اثر ہے۔

ملتان:۔ اس علاقہ میں مولوی ظفر محمد خان صاحب مہتمم تبلیغ ہیں۔ صرف جماعتہائے ضلع ملتان نے تنظیم کی طرف کچھ توجہ کی ہے۔ باقی اضلاع میں بھی تنظیم کی سخت ضرورت ہے متعلقہ جماعت اور مہتمم صاحب تبلیغ کو توجہ کرنی چاہیئے۔ ریاست بہاولپور میں پبلک لیکچر دینے کی اجازت نہیں۔ مہتمم صاحب تبلیغ فرداً فرداً بذریعہ تحریر و ملاقات تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ اب ان کو ضلع مظفر گڑھ جانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

منٹگمری:۔ اس علاقہ کے مہتمم تبلیغ مولوی علی محمد صاحب ہیں۔ مولوی صاحب ان ایام میں رخصت پر رہے۔ اضلاع منٹگمری سرگودہا لائل پور کی تنظیم ہو چکی ہے۔ صرف جھنگ کی تنظیم باقی ہے۔ ضلع ہذا کی احمدی جماعتوں کو توجہ کرنی چاہیئے۔

سیالکوٹ:۔ اس علاقہ کے مہتمم تبلیغ مولوی ظہور حسین صاحب ہیں۔ جنہوں نے رات دن محنت کر کے ضلع سیالکوٹ کی تنظیم کر لی ہے۔ ضلع گوجرانوالہ کی تنظیم بھی ہو چکی ہے۔ اور گجرات کے ناظم تبلیغ کا انتخاب ہو چکا ہے۔ مگر ابھی انسپکٹران تبلیغ کا تحصیل وار انتخاب نہیں کیا گیا۔ اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے، ضلع شیخوپورہ کی جماعتیں تنظیم کی طرف جلد توجہ کریں۔ ناظم صاحب تبلیغ سیالکوٹ چار آدمیوں کے بیعت کرنے کی اطلاع دیتے ہیں۔

ہوشیارپور:۔ اس علاقہ کے مہتمم تبلیغ مہاشہ محمد عمر صاحب ہیں۔ ان کے ساتھ گیانی واحد حسین صاحب بھی کام کر رہے ہیں۔ ان ایام میں مہتمم صاحب نے ۴ مقامات کا دورہ کیا۔ ۴ لیکچر دیئے۔ ۴۴ انصار اللہ بنائے۔ ۹ معزز غیر احمدیوں اور ہندوؤں کو ان کے مکانوں پر جا کر تبلیغ کی۔ ایک برہمن کا لڑکا جو شادی شدہ ہے، اس پر احمدیت کا خاص اثر ہے۔

انبالہ:۔ اس علاقہ کے مہتمم تبلیغ مولوی محمد حسین صاحب ہیں جو رخصت پر رہے۔ اور ۷ ستمبر کو اپنے حلقہ میں کام کے لئے روانہ ہوئے۔ ان اضلاع میں تنظیم کے لئے مہتمم صاحب کو اور ان اضلاع کی جماعتوں کو توجہ کرنی چاہیئے۔

دہلی:۔ اس علاقہ میں اضلاع دہلی۔ حصار۔ رہتک۔ گوڑگانواں کرنال شامل ہیں۔ اور مہتمم تبلیغ مولوی عبدالرحمن صاحب انور ہیں ان اضلاع کی جماعتوں کو تنظیم کی طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ مہتمم صاحب تبلیغ رہتک میں مقیم ہیں۔ اور فرداً فرداً تبلیغ کر رہے ہیں۔ جس سے مخالفت بڑھ رہی ہے۔ مگر باوجود اس کے سعید الفطرت اصحاب توجہ کر رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے ۱۳ معززین کو ان کے مکانوں پر جا کر تبلیغ کی۔

ریاست کشمیر

مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ نے ۱۴ مقامات کا دورہ کیا۔ ۵ لیکچر دیئے۔ ۹۸ اصحاب کو فرداً فرداً ان کے مکانوں پر جا کر تبلیغ کی۔

من پورہ:۔ میں درس جاری کرایا۔ ایک نمبردار بیعت کے لئے آمادہ ہوئے۔

ریاست حیدرآباد دکن

مولوی عبدالرحیم صاحب نیر وہاں تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان ایام میں ایک ماہ کی آمد کو کامیاب بنانے کے لئے آپ نے جماعت میں تحریک کی۔ ۲ غیر احمدیوں نے بیعت کی۔ ۲ بیعت خلافت کے لئے تیار ہوئے ہیں۔ درس حسب معمول دیتے ہیں۔

صوبہ بنگال

مولوی ظل الرحمان صاحب صوبہ بنگال کے مبلغ ہیں۔ جو باوجود بیماری کے تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ احباب انکی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

صوبہ یو۔ پی

لکھنؤ۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے یکم تا ۷ ستمبر ۲۱ مقامات کا دورہ کیا۔ ۲ لیکچر دیئے۔ شاہجہانپور کی جماعت میں قرآن مجید کا درس جاری کرایا۔

مین پوری:۔ ۸ مقامات کا دورہ کیا۔ ۲ لیکچر دیئے۔ باقی جگہوں پر فرداً فرداً تبلیغ کا کام کرتے رہے۔ ۱۵ معززین کو خاص طور پر تبلیغ کی۔

سانڈھن:۔ ڈاکٹر عبدالحی صاحب اور مولوی افضال احمد صاحب سانڈھن میں۔ گاؤں میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اور سکول سانڈھن میں باقاعدگی کے ساتھ بچوں کو پڑھاتے ہیں انہوں نے ۳ لیکچر دیئے اور ۴ غیر احمدی معززین کو ان کے مکانوں پر جا کر تبلیغ کی۔

صوبہ سرحد

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب ڈوپٹی مہتمم تبلیغ نے تحصیل چارسدہ میں خط و کتابت کر کے تبلیغی تنظیم کے لئے ۲۵ اگست ۱۹۳۱ء کو تمام انجمنوں کے نمائندوں کے مشورہ کا انتظام کیا۔ جس میں تحصیل مذکور کے انتظام تبلیغ کے لئے ۱۸ تبلیغی حلقے بنا کر ہر حلقہ کے الگ الگ سیکرٹری و انصار اللہ تجویز کئے گئے۔

اب عملاً کام شروع ہو جانے کی جلد توقع کی جاتی ہے۔

صوبہ سندھ

مولوی محمد مبارک صاحب نے ۴ مقامات کا دورہ کیا۔ پانچ لیکچر دیئے۔ ۲ غیر احمدی معززین کو ان کے مکانوں پر جا کر تبلیغ کی۔ جماعت صوبہ ڈیرہ میں درس جاری کرایا۔ مولوی میر مرید احمد صاحب نے ۲ مقامات کا دورہ کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک رئیس محمد صالح خان صاحب بلوچ جیکب آباد کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ ۸۔ غیر احمدی معززین کو ان کے مکانوں پر جاکر تبلیغ کی۔ اچھوت اقوام میں سے جو لوگ سلسلہ میں داخل ہوگئے ہیں۔ ان کے انتظام کے لئے ایک نواب صاحب سے ملاقات کی ؛

تبلیغ اچھوت اقوام

شیخ حمید اللہ صاحب نومسلم نے قادیان کے ارد گرد اچھوت اقوام میں تبلیغ کی غرض سے ۵ گاؤں کا دورہ کیا۔ ۲ لیکچر دئے۔ ایک پادری نے سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر پڑھنے کی خواہش کی ؛

شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم۔ گجرات کے علاقہ میں تبلیغ کرتے رہے۔ ۴ کس اسلام میں داخل ہوئے ؛

آنریری مبلغین

آنریری مبلغین جو اس وقت ۴۴ کی تعداد میں درج رجسٹر ہو چکے ہیں۔ ان میں سے شیخ چراغ دین صاحب گورداسپور نے ریاست کپورتھلہ میں ۵ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۳ لیکچر دئے۔ ۳ غیر احمدی معززین کو پرائیویٹ طور پر تبلیغ کی۔ رائے پور ارائیاں میں ایک کامیاب مباحثہ کیا۔

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ننکانہ ضلع شیخوپورہ نے تحصیل حافظ آباد میں سے ۴۰ دیہات کا دورہ کیا۔ قریباً ۱۵۰/- میل کا سفر پیدل کیا۔ ۳۰ اصحاب سلسلہ میں داخل ہوئے۔ بیعت کنندگان میں سے قابل ذکر حافظ سید بدر الاسلام صاحب ہیں جو معہ سب افراد کنبہ سلسلہ میں داخل ہوئے ؛

بعض جماعتوں کی کارگذاری کا مختصر خلاصہ

ایام زیر رپورٹ میں ۲۶ جماعتوں کی طرف سے تبلیغی رپورٹیں پہونچی ہیں۔ جن کا خلاصہ درج ذیل ہے ؛

گورداسپور (۱) **ہردوکوال**۔ ۳ دیہات میں چار انصار اللہ کام کر رہے ہیں۔ ۷ پبلک جلسے ہوئے ؛

گھارہ :۔ اس جماعت کے انصار اللہ نے اپنے رشتہ داروں کو موضع گالڑیاں۔ دارا پور۔ بنگلاں ٹکاپور۔ کھٹانے میں جاکر تبلیغ سلسلہ کی۔ ۳۔ معززین سلسلہ کے قریب آگئے ہیں۔

پاروال :۔ ۷ انصار اللہ ۶ دیہات میں تبلیغ کے کام میں مصروف رہے ؛

تلاؤر ہے ۲۔ ... ۳ گاؤں میں تبلیغ کرتے رہے۔

سارچور :۔ ۱۴ گاؤں زیر تبلیغ رہے ..

سیکھواں :۔ ۳۳ گاؤں زیر تبلیغ رہے

اٹھوال :۔ تعداد انصار اللہ ۴۲ ہے۔ ۲ دفعہ جلسے ہوئے۔ ۱۰ گاؤں زیر تبلیغ رہے ؛

منٹگمری سات پبلک جلسے ہوئے۔ غیر احمدیوں پر اچھا اثر ہے

چک ۲۱۵/E.B ضلع منٹگمری۔ سید اصغر علی شاہ صاحب نے وفات مسیح اور ختم نبوت پر تقریر کی۔ کئی لوگوں کو سلسلہ کا پیغام پہنچایا گیا

مظفرگڑھ سکرٹری صاحب تبلیغ فرداً فرداً لوگوں کو پیغام حق پہنچا رہے ہیں۔ اور لوگوں میں سلسلہ کے متعلق دلچسپی پیدا ہو رہی ہے ؛

سرگودہا ہیے کا لٹریچر مفت تقسیم کیا۔ سارے ضلع کا تبلیغی نظام تجویز کیا گیا ہے ؛

گھوگھیاٹ میانی۔ حافظ مبارک احمد صاحب نے مجمع میں لوگوں کو تبلیغ احمدیت کی ؛

ضلع شیخوپورہ آنبہ کی جماعت میں سے سید لال شاہ صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ ۵ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ ۲ شخص سلسلہ میں ہوئے ؛

سیالکوٹ **چانگریاں**۔ تعداد انصار اللہ ۲۰ کس ہے ہر جمعہ کے بعد جلسہ ہوتا ہے۔ ۲۰ گاؤں میں تبلیغ ہوئی۔

چندر کے منگولے۔ تعداد انصار اللہ ۱۱ کس ہے۔ تبلیغی کام اس ماہ میں نہیں ہو سکا۔ سکرٹری صاحب آئندہ باقاعدہ کام کرنے کا وعدہ کرتے ہیں

ٹھروہ :۔ تعداد انصار اللہ ۱۰ کس ہے۔ صرف ایک گاؤں میں تبلیغ ہوئی

خانانوالی میانوالی :۔ تعداد انصار اللہ ۸ ہے۔ جماعت نے جلسہ کرکے تبلیغ کا حق ادا کیا ؛

کمبوہ کلاس والہ :۔ تعداد انصار اللہ ۲۰ ہے۔ ۱۹ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔

ہوشیارپور **ہٹیانہ** :۔ جماعت نے جلسہ کرکے لوگوں تک پیغام حق پہنچایا۔ مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب ہر دو نے تقریریں کیں ؛

پھمبیاں۔ ۲۰ ر اگست ۳۱ء کو اسلام عالمگیر مذہب ہے اور صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب نے لیکچر دئے۔ اچھا اثر رہا ؛

... تمام حصوں میں فرداً فرداً تبلیغ کرنے کے لئے ایک جلسہ کیا گیا جس میں مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی عبدالسلام صاحب کاٹھ گڑھی نے لیکچر دئے ؛

پٹیالہ تعداد انصار اللہ ۱۹ ہے۔ ماہ اگست میں ۸ جلسے ہوئے۔ شہر پٹیالہ کے مختلف حصص میں ۱۷ انصار اللہ تبلیغ کا کام کرتے رہے ؛

ریاست اودے پور **پھلواڑہ**۔ حاجی عبداللہ صاحب عرب صاحب نے مجمع عام میں ۲ لیکچر ہستی باری تعالیٰ پر دئے ؛

حیدرآباد دکن سکرٹری صاحب لجنہ اماء اللہ اہلیہ سید بشارت احمد صاحب اطلاع دیتی ہیں۔ کہ تمام ممبرات لجنہ تبلیغ کا کام سرگرمی سے کر رہی ہیں۔

کراچی ۳۰ اگست کو جلسہ ہوا۔ جس میں اکثر صوبہ سندھ کے نمائندے موجود تھے۔ صوبہ سندھ میں تبلیغی انتظامات کو مضبوط کرنے کی غرض سے عہدیدار منتخب ہوئے

سکھر تعداد انصار اللہ ۹ ہے۔ ۴ مقامات زیر تبلیغ رہے۔ ۲ مباحثے ہوئے۔ ۲ جلسے ہوئے ؛

راولپنڈی ایم اے ایاز ناظم صاحب تبلیغ راولپنڈی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ انسپکٹر صاحب تبلیغ راولپنڈی بڑے جوش و ہمت کے ساتھ مع جمعیت انصار اللہ اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں مصروف کار ہیں نیز جماعت راولپنڈی میں تبلیغ احمدیت کے لئے ایک جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا ہے۔ پندرہ روزہ تبلیغی جلسے پبلک میں باقاعدہ ہوتے ہیں۔ اس وقت بارہ انصار اللہ کام کر رہے ہیں۔ تمام جماعتوں کو بالخصوص ضلع کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اپنے ماتحت انجمنوں سے تبلیغی رپورٹیں لے کر اپنے ضلع کی تبلیغی رپورٹ ماہوار ناظم صاحب تبلیغ ضلع کو بھجوائیں ؛

تبلیغی اجتماعات

۵۔ ۶۔ ۷ ستمبر ۱۹۳۱ء کو ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور میں عیسائیوں سے مباحثہ ہوا۔ قادیان سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری اور مولوی محمد سلیم صاحب تشریف لے گئے۔ عیسائیوں کی طرف سے پادری عبدالحق صاحب مناظر تھے۔ جنہوں نے حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے مباحثہ کرنے پر اصرار کیا۔ چنانچہ عصمت انبیاء۔ کفارہ۔ تثلیث اور صداقت مسیح موعود پر چار دن مباحثات مولوی غلام رسول صاحب نے کئے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہے ... تبلیغ سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سری نگر میں قیامتِ کبریٰ

درجنوں مسلمان قتل۔ سینکڑوں مجروح۔ مسلم عورتوں پر ظلم و ستم

سری نگر ۲۳ ستمبر جب ۲۱ ستمبر شیخ محمد عبد اللہ صاحب اور ان کے لفٹیننٹ مولانا جلال الدین صاحب گرفتار کر لئے گئے۔ تمام رات مسلمانوں نے اپنے محبوب لیڈر کے غم میں جاگتے گذاری۔ صبح ہوتے ہی مسلمان جامع مسجد میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ آٹھ بج کر پندرہ منٹ پر وہاں فوج جا پہونچی۔ اور مسجد کی مشرقی بلندی پر کھڑی ہو گئی۔ نو بجے فوج اور پولیس نے مسجد کو گھیر لیا۔ مگر لوگوں کے آنے کا تانتا اسی طرح بندھا رہا۔ اور تقریباً ۱۵ ہزار مسلمان نو بجے تک مسجد میں جمع ہو گئے۔ نو بج کر دس منٹ پر چالیس رسالہ کے سوار مسجد کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ مسجد کے باقی دروازے بند کر دیئے گئے۔ صرف جنوبی کھلا رہا۔ لوگ اس کثرت سے آ رہے تھے کہ راستہ چلنا دشوار تھا۔ رسالہ نے آتے ہی بغیر کسی قسم کی اطلاع دینے کے مسلمانوں کے اس مسکین ہجوم میں گھوڑے دوڑا دئے۔ اس سفاکانہ حرکت سے مسلمانوں میں شور و غل ہوا۔ تو مسجد کے اندر سے لوگ دروازے کی طرف دوڑے باہر جو مسلح ملٹری کھڑی تھی اس نے گولیوں کی بوچھاڑ مسجد کے اس دروازہ پر شروع کر دی۔ جو انسانی اجسام سے بھرا پڑا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسجد کے دروازے کے سامنے خون کا دریا بہتا ہوا نظر آنے لگا جس میں سینکڑوں زخمی اور کئی مقتول نہا رہے تھے۔ باقی ہجوم نے انہیں اٹھا کر مسجد کے اندر پہنچایا۔ چار بے بس مسلم دم توڑ چکے تھے۔ اور پندرہ سے زیادہ کی حالت نہایت نازک تھی۔ باقی جو چلنے پھرنے کے قابل تھے اور جن کے زخم چنداں خطرناک نہ تھے ان کا کوئی شمار ہی نہیں۔ ڈرامہ کا یہ ٹریجڈی سین پانچ منٹ میں ختم ہو گیا پھر رسالہ وہاں سے ہٹا دیا گیا۔ اور مسلمان یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس ناجائز حرکت کی کمان ٹھاکر کرتار سنگھ گورنر کشمیر کر رہا ہے۔ اور مسٹر ہدر لینڈ ملٹری ایڈوائزر کھڑا دیکھ رہا ہے۔

گاؤکدل میں عورتوں پر فائر

بادامی باغ کے قریب گاؤ کدل سے ... عورتوں اور بچوں کا مخلوط جلوس نکلا پولیس نے ان پر بے تحاشہ ڈنڈے چلائے اور رسالے نے بھالوں کی نوکیں مستورات کو زخمی کرنے میں استعمال کیں۔ آخر مسلح پولیس نے فائر کئے جن سے سینکڑوں مستورات شدید مجروح ہوئیں۔ اور بہت سے معصوموں کو رسالہ نے گھوڑوں کے سموں کے نیچے روند ڈالا۔

بسنت باغ کا قتلِ عام

اسی وقت بسنت باغ میں مردوں کا ایک جلوس نکل رہا تھا۔ ملٹری نے اس پر بے تحاشہ گولیاں چلائیں۔ جن سے آٹھ مسلمان شہید ہوئے۔ زخمیوں کی تعداد کا اندازہ نہیں لگ سکا۔ اکثر زخمیوں اور مقتولین کو فوج نے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ صرف ایک لاش مسلمانوں کے قبضے میں آئی۔ جسے اسی وقت جامع مسجد میں پہنچایا گیا۔ ان واقعات کے بعد مسلمان از سر نو جلوس مرتب کرنے میں مصروف ہو گئے

سب سے پہلے شیخ محمد عبد اللہ صاحب کی جگہ مسٹر غلام محمد صاحب کو ڈکٹیٹر منتخب کیا گیا۔ اسی اثناء میں مسجد میں تمام ڈسٹرکٹ انسپکٹر جنرل پولیس اور فوج کے بڑے بڑے افسر جمع ہو گئے۔ رسالہ مسجد کے دروازے سے ہٹا لیا گیا۔ اور مسلمان آزادی سے مسجد کے اندر باہر آنے جانے لگے۔ شہر کی طرف سے مردوں اور عورتوں کے بیشمار جلوس آنے شروع ہو گئے۔ جو پانچ بجے تک جاری رہے۔ شام تک جلوس کے متعلق کچھ فیصلہ نہ ہو سکا۔ اور ملٹری باقی مقتولین سپرد کرنے میں لیت و لعل کرتی رہی۔

غیر مسلموں کی ہمدردی

آج کے حادثہ کا ایک روشن پہلو یہ تھا کہ غیر مسلم اصحاب نے مسلمانوں کے ساتھ پوری ہمدردی کا اظہار کیا۔ ہڑتال بھی مکمل رکھی اور کسی مسلم کو ستایا بھی نہیں۔ غرض پچھلے ناخوشگوار واقعہ کی کوئی یاد تازہ نہیں ہوئی۔ ملٹری کی گولیوں سے مسجد کی دیوار کے کچھ حصے شہید ہوئے ہیں۔ اور گولیوں کے نشانات کرتار سنگھ کے ماتھے کے لئے کلنک کا ٹیکہ بن کر ثبوت ہو گئے ہیں۔

جامع مسجد مشین گنوں اور توپوں کے محاصرہ میں

۲۳ ستمبر ۱۹۳۱ء رات کو نو بجے کے بعد کرفیو آرڈر بغیر اعلان کے جاری کر دیا گیا جبکہ کدل بازار میں ایک مسلمان کو رات کے دس بجے ملٹری نے گولی کا نشانہ بنا کر قتل کر دیا۔ حالانکہ وہ اپنی دوکان کے تھڑے پر سویا ہوا تھا صبح چھ بج کر ۱۵ منٹ پر بے شمار ملٹری جامع مسجد کے ارد گرد لا کر اتار دی گئی۔ مشین گنیں اور توپیں مسجد کی طرف رخ کر کے قائم کر دی گئی ہیں۔ (جلیل بسمل)

حکومتِ کشمیر کا مسلمانوں پر سراسر غلط الزام

حکام نے بلا وجہ مسلمانوں کو قتل اور زخمی کیا۔

حکومت کشمیر کا یہ اعلان پڑھ کر سخت حیرت ہوئی۔ کہ ۲۳ ستمبر جامع مسجد سری نگر میں مسلمانوں نے پہلے فوجیوں اور سرکاری افسروں پر پتھر پھینکے۔ اس کے بعد ان پر گولی چلائی گئی۔ یہ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ اور محض مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے پروپیگنڈا کیا گیا ہے۔ چونکہ جس دن یہ سانحہ ہوا ہے۔ میں کشمیر میں موجود تھا۔ اس لئے اصل حالات لکھتا ہوں۔

۲۱ ستمبر شیخ محمد عبد اللہ صاحب مشہور قومی لیڈر کو ایک کشتی میں گرفتار کیا گیا۔ جبکہ وہ ہانجیوں وغیرہ سے سکوں کے لئے چندہ جمع کر رہے تھے۔ جب یہ خبر لوگوں تک پہنچی۔ تو یکدم تمام بازار بند ہو گئے۔ اور لوگوں میں سخت جوش پھیل گیا۔ پولیس اور فوج بھی جگہ بہ جگہ آ موجود ہوئی۔ دو تین جلوس غم ظاہر کرنے کے لئے نکلے جن میں سے ایک عورتوں اور بچوں کا تھا۔ پولیس نے فائر بریگیڈ کے ذریعہ پانی برسا کر اسے منتشر کرنا چاہا۔ مگر عورتوں نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ آخر میر واعظ صاحب کے پیغام پر وہ منتشر ہو گئیں۔ دوسرے دن قریباً اسی ہزار آدمی جامع مسجد میں جمع ہوا۔ تاکہ یہ سوچا جائے۔ کہ آئندہ کیا کیا جائے۔ آخر فیصلہ ہوا۔ کہ مہاراجہ صاحب کے پاس ایک وفد روانہ کیا جائے۔ جو ان پر ظاہر کر دے۔ کہ مسلمانانِ کشمیر تو عارضی صلح کے پابند رہے ہیں اب گورنمنٹ نے شیخ محمد عبد اللہ کو بغیر کسی وجہ کے گرفتار کر کے عارضی صلح کو توڑ دیا ہے۔ اس لئے اس کے نتائج کی گورنمنٹ ذمہ وار ہوگی۔ پولیس پہلے ہی اپنے ساتھ چند ہندوؤں کو رومی ٹوپیاں پہنا کر شرارت کرانے کے لئے لے گئی تھی۔ انہوں نے پتھر پھینکے بس پھر کیا تھا۔ گولیوں کی بارش شروع ہو گئی۔ ایک دو ہندو ٹوپی پوشوں کو موقعہ پر پکڑ کر افسروں کے پیش بھی کیا گیا۔ جن میں سے ایک کا نام رام ناتھ ہے۔ کہ ان سے پتھر پھنکوا کر مسلمانوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں نے کہا۔ کہ ہم شہداء کا جلوس نکالیں گے جب پولیس کو معلوم ہوا۔ تو تمام فوج جامع مسجد کے باہر جمع کر دی اور اندر دس ہزار کشمیری والنٹیر بن گئے۔ جنہوں نے حلف لیا کہ ہم مرنے کو تیار رہیں۔ جب حکومت کو معلوم ہوا۔ کہ یہ تو فوج و پولیس سے نہیں رکیں گے۔ تو دو تین افسروں کو میر واعظ کے پاس بھیجا۔ جنہوں نے بہت منت سماجت سے میر واعظ صاحب سے منوا لیا۔ کہ جلوس نہیں نکالیں گے۔ میں دوسرے دن اپنے وطن پشاور روانہ ہو گیا۔ اس لئے معلوم

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے منیجا؟ الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۲۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور میں

احمدیہ جماعتوں کا تحریک چندہ خاص میں مخلصانہ جواب

انسپکٹروں کا تقرر اور انکی رپورٹوں کا خلاصہ

جماعتوں اور افراد کے وعدوں کی فہرست

جماعتیں اور افراد تحریک چندہ خاص کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ان کے مندرجہ ذیل خطوط سے ظاہر ہے۔ چنانچہ

۱۔ محمد شمشیر علی صاحب اوڈگور حال بارسی ٹون سے فرماتے ہیں:۔

حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ خاص کو پڑھکر مایوس ہو چلا تھا۔ کہ اپنی مشکلات کی وجہ چندہ خاص میں حصہ لینے سے امید قطعی ناممکن نظر آتی تھی۔ مگر حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ فرمودہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۱ء پڑھنے سے مایوسی دور ہو گئی ہے۔

اوڈگور کی جماعت صرف تین چار اشخاص پر مشتمل ہے۔ اور یہ تین چار بھی تجارت پیشہ ہیں۔ ماہانہ آمدنی کا اندازہ ٹھیک نہیں ہے۔ بوجہ حالات زمانہ۔ بہرحال روزمرہ اخراجات خورد و نوش کی بنا پر میرے متعلقین اور میری آمدنی کا اندازہ یہ ہے۔ محمد شمشیر علی احمدی ۳۰ روپیہ میاں محمد برلو عزیز ۱۵ روپیہ محمد میراں ہمشیرہ زادہ ۵ روپیہ برخوردارم عبدالرحیم ۵ روپیہ جملہ ۵۵ روپیہ بجائے سکہ عثمانیہ کے سکہ کلدار کا انشاء اللہ تعالیٰ میں دیندار ہوں۔ یہ قرضہ میرے ذمہ واجب الادا ہے۔ اللہ نے چاہا۔ تو بعد دیوالی کے داخل خزانہ بیت المال کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے اس وعدہ کو پورا کرے۔ آمین۔

۲۔ ڈاکٹر محمد انور صاحب بہل ضلع میانوالی سے فرماتے ہیں:۔

بندہ نے اپنی سالم تنخواہ مبلغ ۷۵ روپیہ ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور پہلی قسط ۱۰ ستمبر کو آپ کو ارسال کی تھی۔ جو وصول ہو چکی۔ لیکن سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سخت ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ۱۸ ستمبر کو دوسری قسط ۲۵ روپیہ بابت اکتوبر بھی ارسال کر دی ہے۔ اب ایک قسط ۲۵ روپیہ بابت نومبر باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قسط کے بھی جلد تر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۳۔ بابو غازی الدین محمد یوسف صاحب ہیڈ پوسٹ ماسٹر بھیل گام نے لکھا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تحریک چندہ خاص اور تحریک مرمت مسجد لنڈن میرے سر اور آنکھوں پر۔ اپنے پیارے آقا کا حکم پورا کرنے کے لئے ہر وقت خیال لگا رہتا ہے۔ اور بیقراری میں وقت گذرتا ہے۔ کہ کس وقت اس حکم کی تعمیل کر کے سبکدوش ہوتا ہوں۔ اکتوبر تک انشاء اللہ تعالیٰ چندہ خاص۔ اور اپنی اہلیہ سے مرمت مسجد لندن کا روپیہ لیکر ارسال کروں گا۔ ابھی پنشن کے کاغذات کا فیصلہ نہیں ہوا۔ میں ہجرت کر کے قادیان آنے کے لئے طیاری کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرماوے۔

۴۔ مولوی چراغ الدین صاحب مدرس اول گورداسپور۔ احباب کے مشورہ سے اطلاع کرتا ہوں۔ کہ چندہ خاص کا ایک ایک پیسہ حسب وعدہ تمام احباب ادا کرینگے۔ جماعت گورداسپور کی طرف سے بےفکر رہیں۔ اس ماہ تو وصولی محال ہے۔ اکتوبر کے شروع میں روپیہ ارسال ہوگا۔ میں اپنی قسط ادا کر چکا ہوں۔

۵۔ بابو غلام حسین صاحب دہلی۔ میں نے اپنا چندہ خاص ۱/۲ مبلغ ۱۲۵ روپیہ اور بابو محمد عمر صاحب اوورسیر نے یکصد روپیہ یکمشت ادا کر دیا ہے۔ اور مولوی عبدالمجید و عبدالحمید۔ شیخ محمود الحسن۔ میر مہدی حسین۔ شیخ کرم دین۔ بابو نذیر احمد۔ بابو محمد علی صاحبان نے اپنی اپنی تنخواہ یا آمد ماہوار کا ۱/۴ ادا کر دیا ہے۔ اور ۵۵۴ روپیہ کا بیمہ ارسال کیا جا چکا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔ مزید کوشش وصولی چندہ سرگرمی سے جاری ہے۔ میں احباب کے گھروں میں پہونچکر پوری کوشش سے وصول کر رہا ہوں۔ بابو غلام حسین صاحب سکرٹری مال پوری سعی اور کوشش سے چندوں کے کام میں باقاعدہ سرگرمی فرماتے رہتے ہیں۔

۶۔ میر عبداللہ خاں صاحب نائب مدرس سرائے عالمگیر حضرت کے حضور میں لکھتے ہیں۔ حضور کے ارشاد کے ماتحت فدوی یکدم اپنی ماہوار آمدنی مبلغ ۲۵ روپیہ (جس پر ہم چار آدمی گذارہ کرتے ہیں) دینے کو تیار تھا۔ لیکن میں ایک غریب نائب مدرس ہوں۔ جولائی کی تنخواہ ابتک ملی نہیں۔ جون کی ملی تھی۔ جو حضور کے ارشاد سے پہلے مل چکی تھی۔ اور خرچ ہو چکی ہے۔ اب اقرار کرتا ہوں کہ جس وقت تنخواہ ملی۔ فوراً حضور کے حکم کی تعمیل میں ارسال کرونگا۔ اگرچہ اخراجات میں تنگی ہوگی۔ لیکن حضور کا حکم سب سے مقدم ہے۔ میری آمد سوائے اس کے کوئی نہیں۔ نہ مکان نہ زمین۔ غرضیکہ میری جان تک حضور پر قربان ہے۔ اور جان بھی حاضر ہے۔ ہماری جماعت مختلف دیہات میں ہے۔ اس لئے پھرتے پھرتے وعدہ لیتے ہیں۔ وقت بہت صرف ہو گیا۔ میرے لئے حضور دعا فرماویں۔

ضروری نوٹ۔ مرمت مسجد لندن کا چندہ جن جماعتوں نے ابتک نہیں بھیجا یا بقایا رقم بھیجنے کی قابل ہے۔ وہ اس اطلاع کو پڑھکر فوراً ارسال فرمادیں۔ لندن سے روپیہ کا مطالبہ بار بار آ رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۷۔ ملک برکت علی صاحب جنرل سیکرٹری گوجرات۔ سیالکوٹ سے واپسی پر مجھے ۱۰۵ درجہ بخار ہو گیا۔ اس لئے خود کوئی کام نہ کر سکا۔ کل چارپائی سے اٹھا ہوں۔ آج کام شروع کر دیا ہے۔ تین دوستوں سے مل کر وعدہ لینا باقی ہیں۔ بوجہ بیماری ان سے نہیں مل سکا۔ کچھ طاقت آتی ہے تو دوستوں سے ملکر وعدہ اور وصولی کروں گا۔ جماعت گجرات کا وعدہ سردست ۳۳۰ روپیہ رکھیں۔ باقی فہرست پھر ارسال ہوگی۔ پہلی قسط

۸۔ ۱۰۱ روپیہ اور ۱۳۲ روپیہ اس خط کے ساتھ ملیں گے۔ اس طرح قریب ۲۵۰ روپیہ کے آپ کو مل گیا ہے۔ باقی حصہ قسط انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۱ء تک پورا کرنے کے لئے پوری تگ و دو کر رہا ہوں۔ بابو محمد سلیم صاحب کلرک ۱۵ روپے بابا امیر الدین ۸ روپے اور میاں خدا بخش مرزا وزیر بخش صاحب نے اپنی آمد ماہوار یکمشت ادا کی ہے۔ اور ملک برکت علی۔ میاں ضیاء الدین۔ سید حسین شاہ۔ میاں عبد الغفور عبد الشکور مولوی امیر الدین۔ چوہدری عزیز الدین ملک محمد حسین صاحبان نے قسط اول ادا کر دی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔

۸۔ رفیع الزماں خاں صاحب کسٹم ہوس کراچی سے فرماتے ہیں:۔ حضرت صاحب کی ہر دو تحریکات (بابت چندہ مرمت مسجد لندن مستورات سے اور تحریک چندہ خاص متعلقہ یک ماہی آمد جو تین قسطوں میں ادا کرنے کے متعلق ہے) کے ماتحت مردوں نیز عورتوں میں بخوبی مشتہر کر دی گئی ہیں۔ اکثر اصحاب نے نام لکھوائے ہیں۔ باقی احباب سے وعدہ کی کوشش جاری ہے۔ اور بعض احباب نے قسط ادا بھی کر دی ہے۔ رقم وصول شدہ ۱۴ ستمبر کو ارسال کر چکا۔ بقیہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ماہ میں دوسری قسط کے ساتھ اور پھر تیسری قسط اپنے وقت پر پہونچ جاویگی۔ آپ کراچی کی طرف سے مطمئن رہیں۔ ہاں دعا فرمائیں۔ اور حضرت کے حضور میں دعا کے لئے عرض کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کار خیر میں پورا پورا حصہ لینے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

۹۔ جماعت جلال پور جٹاں۔ سکرٹری محمد صدیق صاحب۔ چندہ خاص کا فارم مکمل کر کے ارسال ہے۔ مولوی فتح الدین صاحب کو تنخواہ نہیں ملی ہے۔ انہوں نے وعدہ فرمایا کہ تنخواہ ملنے پر وقت کے اندر یعنی ۱۵ نومبر تک ضرور ادا کرونگا۔ باقی تین دوستوں خاکسار و محمد رمضان حبیب اللہ نے قرض اٹھا کر اپنی آمدنی کی ایک تہائی ارسال کی ہے۔ اس لئے کہ حضور ایدہ اللہ کے حکم کی تعمیل بر وقت ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم پیچھے رہ جائیں۔ میرا اپنا ارادہ تھا۔ کہ یکمشت اپنی ایک ماہ کی آمد پیش کرتا۔ لیکن غربت نے مجبور کر دیا۔ میں نے بڑی کوشش سے احباب سے وعدے باشرح لکھوائے ہیں آئندہ احباب چندہ عام بھی باشرح ادا کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ حضور کی خدمت میں نہایت ادب سے ہم سب کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۰۔ جماعت وزیرآباد۔ ماسٹر فضل الٰہی صاحب۔ آپ کے مطالبات چندہ خاص کی رقم اور فارم کے برابر آ رہے ہیں۔ ہماری طرف سے فارم اور رقم کا نہ ارسال کرنا کوتاہی کی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ جب سے تحریک پہنچی ہے۔ پوری کوشش ہو رہی ہے۔ احباب کو تنخواہ ابھی تک نہیں ملی ہے۔ چند دنوں تک ملنے کی امید ہے۔ فارم نہ ارسال کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ بعض احباب اپنی خاص خاص معذوریوں کے باعث اپنی آمد سے کم وعدہ کرنا باعث ندامت خیال کرتے ہیں۔ اور اپنے عذرات کا پیش کرنا باعث حجاب۔ اس لئے احباب اور کارکنان اس کوشش میں ہیں۔ کہ فارم پر وعدے پورے لکھے جاویں۔ آپ حضرت کے حضور میں کامیابی کی دعا کی درخواست فرمائیں۔

۱۱۔ مولوی عبد العزیز صاحب محصل بیت المال نے لکھا ہے۔ کہ ایک ماہ کی آمدنی کے داخل خزانہ بمد چندہ خاص کرنے کی اطلاع ہوئی ہے۔ مگر یہ وقت خاص قربانیوں کا ہے۔ بندہ اگرچہ نہایت کمزور ہے۔ مگر دل چاہتا ہے۔ کہ خدا کے رستہ میں جتنا بھی ہو سکے بڑھ چڑھ کر قدم رکھا جائے اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی آواز پر قابل رشک نمونہ دکھایا جائے۔ اگرچہ زیادہ کی استعداد نہیں ہے۔ میری ستمبر کی تنخواہ سے بھی میری آمد کا ½ حصہ چندہ خاص میں داخل کر لیا جاوے نہایت خوشی ہوگی۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

۱۲۔ مولوی عبد العزیز صاحب محصل بیت المال و امیر جماعت بھینی کی چندہ خاص کے بارے میں تفصیلی رپورٹ ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ بھینی کے تمام احباب جو کہ زمیندار اور مزدوری پیشہ ہیں۔ چندہ خاص میں وعدے لکھوائے۔ اگرچہ تنگی روزگار اور ارزانی کیوجہ سے مالی حالات نہایت کمزور ہو چکے ہیں۔ مگر خدا کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے اس تحریک میں ایسی برکت ڈالی ہے۔ کہ احباب نے صرف وعدے ہی نہیں لکھوائے بلکہ ہمت سے بڑھکر . . . . . کسی نے ایک ماہ کی کسی نے ڈیڑھ ماہ کسی نے دو ماہ کی آمد لکھوائی۔

مستری غلام محمد صاحب لوہار کا کام کرتے ہیں۔ انکی آمد عـہ ماہوار ہے انہوں نے ڈیوڑھی آمد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور چونکہ ان کا کام رکا ہوا ہے۔ چاقو چھریاں قینچیاں استرے نہایت عمدہ اور صاف ستھرے بناتے ہیں اسوقت ایک صد چاقو چندہ خاص میں دیا ہے جو کہ دارالامان میں اس واسطے ارسال ہے کہ انکو فروخت کر کے قیمت چندہ خاص میں داخل کر لی جاوے۔ اور دوکانداران سے اپیل کی جائے کہ ان سے اشیاء مذکورہ برائے فروخت منگوایا کریں۔ اور بیرونی احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ بھی دوکانداران شرح پر مال فروخت کے منگوایا کریں۔ میں نے یہ چاقو دیکھے ہیں بہت عمدہ اور ایک آنہ فی چاقو نہایت ارزاں اور قلم بنانے اور سبزی ترکاری کے کام کیلئے یہ چاقو بہت اچھے ہیں۔ ڈنڈی لکڑی کی مضبوط ہے۔ اور لوہا بھی عمدہ ہے۔ پس دکانداران سے درخواست ہے کہ ان سے چاقو منگوائیں۔ پتہ بھینی متصل شرقپور ضلع شیخوپورہ مستری غلام محمد صاحب۔ ایک صد چاقو پہنچ گیا ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ فروخت ہو جاویگا۔ دو سو چاقو اور ارسال کر کے اپنا وعدہ پورا کرینگے۔ مستری محمد علی صاحب ہیں جو مستری غلام محمد صاحب کے فرزند ہیں۔ خاص نمونہ دکھایا ہے۔ انکی آمد اس وقت بالکل نہیں بجٹ فارم میں للعہ ماہوار آمد درج ہے لیکن چندہ خاص میں للعہ دینے کا وعدہ توکل علی اللہ کیا ہے۔ تیسرے صاحب چوہدری سردار محمد ساکن بھوے وال ہیں۔ انکی آمد عـہ ہے۔ مگر ۳۶ کا وعدہ کیا ہے۔ دوسری قسط ۱۵ اکتوبر تک ادا کرنا ہے۔ اسمیں پہلی قسط اور دوسری قسط کا روپیہ ارسال ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۱۳۔ ماسٹر غلام محمد ورنیکلر ٹیچر مچھرالہ ضلع شیخوپورہ میں نہایت خوشی سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ اپنے مقدس اور برگزیدہ امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی ایک ماہ کی آمد مبلغ لعہ ۱۴/ عنقریب دارالامان داخل کرونگا۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل احباب نے ایک ایک ماہ کی آمد کا وعدہ کیا ہے۔ وہ بھی جلد تر ایفاء وعدہ کرینگے۔ پس ہم اس علاقہ میں یہی احمدی ہیں۔ ہماری دینی و دنیوی ترقی کے لئے حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست کریں۔

۱۔ خاکسار غلام محمد لعہ ۱۴/ ۲۔ سید محمد سمیع اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر یکصد روپیہ
۳۔ نذیر احمد صاحب جمعدار عـہ ۱۲/ ۴۔ مولوی شیر محمد صاحب ۳/ یہ صاحب بہت ہی غریب ہیں یہ رقم بھی ان کی خاص ہے۔ ۵۔ منشی محمد عبد اللہ صاحب ماہ اگست کی تنخواہ سالم جو جنوری تک آنے والی ہے۔

میں نے انسپکٹروں کی رپورٹوں کا خلاصہ کاتب کے حوالہ کیا تھا۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس کیلئے گنجائش نہیں نکلی۔ اس لئے اسے آئندہ کسی وقت شائع کیا جاویگا۔

اب میں حلقہ وار جماعتوں کی فہرست دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ ناظرین سے میں یہ التماس کرنا چاہتا ہوں کہ اس فہرست میں صرف وعدوں کی رقوم کو لیا گیا ہے۔ اور چونکہ وصولی کی فہرست اس سے پہلے شائع کر چکا ہوں اس لئے اس کا ذکر نہیں ہے۔ احباب اس فہرست میں صرف اپنی جماعت کے متعلق وعدوں کی فہرست کو ملاحظہ فرمائیں۔ جن جماعتوں کی طرف سے چندہ خاص کا فارم اب تک مکمل ہو کر نہیں آیا ہے وہ اپنے فارم کو حتی الوسع جلد سے جلد ارسال فرما دیں۔ تاکہ اس کے بعد جو وعدہ دل کی دوسری فہرست شائع ہو [illegible] جماعت کا وعدہ بھی آ جاوے۔ پھر فہرست جس [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

229

حلقہ وار وعدوں کی فہرست

حلقہ قادیان دارالامان

اس حلقہ میں ۵۵ جماعتیں ہیں

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۰-- ۱۰۸۰

جماعت کاہلواں ۰-- ۰ - ۸
دھرم کوٹ بگہ ۹ - ۱۴ - ۲۳۴
کلانور ۹ - ۲ - ۸۲
تھہ غلام نبی ۳ - ۵ - ۳۳
سیکھواں ۰ - ۱۳ - ۱۰۰
ہرسیاں ۰ - ۸ - ۸۲
کڑی افغاناں ۰-- ۰ - ۱۸
گورداسپور ۰-- ۰ - ۸۶۵
برج درکس خال جینوٹ ۰-- ۰ - ۱۴۶۵

یہ جماعتیں زمیندار اور تاجر احباب کی ہیں۔ ان کے وعدے قابل شکریہ ہیں۔

۹ - ۱۱ - ۲۸۸۹

۲ - حلقہ سیالکوٹ ۴۰

جماعت چانگریاں ۰ - ۱۵۵
داعی والہ رعیہ ۰ - ۴۲

یہ جماعت زمینداروں کی ہے جزاہم اللہ

۰ - ۱۹۷

۳ - حلقہ امرتسر ۱۳

جماعت بابا بکالہ ۰-- ۰ - ۶
" بھمہ وڈالہ ۰-- ۰ - ۲۴

۰-- ۰ - ۳۰

۴ حلقہ لاہور ۹

لاہور چھاؤنی ۰ - ۱۸۵
والٹن ٹریننگ ۱۳ - ۵۹

۱۳ - ۲۴۴

۵ حلقہ شیخوپورہ ۱۴

بھینی متصل شرق پور ۰ - ۱۰۲
کرم پورہ ۶ - ۱۷۲

زمیندار احباب کی جماعت ہے۔ احباب نے اس تحریک میں خاص قربانی کرکے حصہ لیا ہے۔

۶ - ۲۷۴

۶ حلقہ گوجرانوالہ ۲۱

جماعت گوجرانوالہ ۰-- ۰ - ۹۵۹

۷ حلقہ لائل پور ۲۱

چک ۹۶ احمد آباد ۰-- ۸ - ۳۵

۸ حلقہ جھنگ ۵

جماعت جھنگ گھمیانہ ۰-- ۰ - ۳۴۸

یہ فارم نہایت عمدہ اور باشرح مرتب کیا گیا ہے

۹ حلقہ شاہ پور ۲۴

سرگودھا ۰ - ۹۵۸ اس فارم میں بعض احباب کے وعدے درج نہیں
چک ۱۱۶ جنوبی ۱۲ - ۴۹
کوٹ مومن ۰ - ۱۱۴
سلانوالی ۷ - ۹۳

زمیندار جماعتیں ہیں

۰ - ۳ - ۱۲۱۵

۱۰ حلقہ گوجرات ۳۴

جماعت گوجرات ۰-- ۱۳۳۰
" شیخ پور ۰ - ۷۹ یہ وعدہ صرف میاں میراں بخش کا ہے۔ جماعت کے وعدہ کا انتظار ہے
" جلال پور جٹاں ۰ - ۴۵
" کڑیانوالہ ۰ - ۲۵۰
" گولیکی ۰ - ۱۱۹ اسمیں بعض مدرسین کے وعدے ہیں زمیندار احباب کا وعدہ نہیں
ڈنگہ ۰ - ۲۵
گھیٹر ۰ - ۶۸ یہ وعدہ ایک ہی خاندان کا ہے
نگرالی ۰ - ۳۳۳ بابو فضل احمد صاحب اے۔ ڈی۔ آئی کی کوشش قابل شکریہ ہے۔ یہ جماعت سالم زمیندار احباب کی ہے

۰ - ۳ - ۲۲۴۹

۱۱ حلقہ جہلم ۱۰

جہلم ۱۳۲۰
چکوال ۷۴
کلرکہار ۸ - ۹۴
پنڈ دادنخاں ۹۳ سید زمان شاہ صاحب ریڈر کا وعدہ ہے جزاہم اللہ

۸ - ۱۵۸۱

۱۲ حلقہ راولپنڈی ۳

کوہ مری بجائے راولپنڈی - ۱۵۸

۱۳ حلقہ کیمل پور ۴

کیمل پور ۰ - ۱۴۲۸
کوٹ فتح خاں ۰-- ۴۳۷
لارنس پور ۰ ۱۰۰

۰ - ۱۹۶۵

۱۴ حلقہ پشاور ۱۰

پشاور شہر ۰ - ۲۹۱۷
نوشہرہ ۰ - ۷۹۸
مردان ۰ - ۲۰۳۴
کوہاٹ ۰ - ۱۲۹۳

۰ - ۷۰۴۲

۱۵ حلقہ ڈیرہ غازی خاں ۱۱

بستی مندرانی ۰ - ۶۱
جام پور ۰ - ۳۵۲
درویش ۰ - ۴۶۱

۰ - ۸۷۴

۱۶ حلقہ ملتان ۲۳

جماعت اوچ ۰ - ۲۰
رہانہ سہو ۰ - ۱۱۷
ٹھوکر بوسن ۰ - ۲۲۶ یہ وعدہ قابل شکریہ ہے

۳۶۳

۱۷ حلقہ منٹگمری ۱۲

چک ۶/۱۱-ایل ۰ - ۱۲۵
چک ۳۰ احمد بانوالہ ۰ - ۱۱۹
رینالہ سٹیٹ ۰ - ۳۱۰
عارف والہ ۰ - ۲۶۳
ڈھلیانہ ۰ - ۲۸
منٹگمری ۰ - ۱،۹۳

یہ وعدے زمیندار جماعتوں کے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزا

۰ - ۲۰۳۸

۱۸ حلقہ فیروزپور ۱۰

جماعت فیروزپور ۰-- ۱۹۹۷
جماعت کوٹ کپورا ۰-- ۳۸۰

۰ - ۲۳۷۷

۱۹ حلقہ ہوشیارپور ۲۰

کائیتھاں ۸ - ۸۹

۲۰ حلقہ جالندھر ۱۶

ڈھلواں ۸ - ۲۹۷
نکودر گھلن ۰ - ۹۱
صریح ۰ - ۷۴
میانوال ۰ - ۱۰۰

۸ - ۵۶۲

۲۱ حلقہ لدھیانہ ۵

مالیر کوٹلہ ۰ - ۵۰

۲۲ حلقہ پٹیالہ و نابھہ ۱۶

پٹیالہ ۰ - ۳ - ۵۴۸
نابھہ ۰ - ۸ - ۴۵۷
سٹھنڈا ۰-- ۰ - ۱۰۴
سنام ۰ - ۱۵ - ۱۲۰

اس جماعت سنام کے روح رواں منشی عنایت علی خاں نے نہ صرف وعدہ کیا بلکہ ۹۵ فیصدی کی رقم بھی ساتھ ہی ارسال کی ہے۔ جزاہم اللہ

۰ - ۱۰ - ۱۲۳۰

ضروری نوٹ:- مرمت مسجد لندن کا چندہ جن جماعتوں نے ابتک نہیں بھیجا یا بقایا رقم بھیجنے کی قابل ہے وہ اس اطلاع کو پڑھکر فوراً ارسال فرمائیں لندن سے روپیہ کا مطالبہ بار بار آرہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر	حلقہ / جماعت	رقم	تعداد
۲۳	**حلقہ انبالہ**		۴
	جماعت انبالہ	۰ - ۷۳۵	
۲۴	**حلقہ دہلی**		۷
	دہلی شہر	۰ - ۲۱۰۲	
	" چھاؤنی	۵ - ۲۹۴	
	شاہ آباد	۰ - ۲۸۳	
		۵ - ۲۶۷۹	
۲۵	**حلقہ جموں**		۹
	جموں	۰ - ۱۵ - ۹۵	
۲۶	**حلقہ بلوچستان**		۳
	لورالائی	۰ - ۰ - ۵۰	
۲۷	**حلقہ میرٹھ**		۱۲
	میرٹھ	۰ - ۰ - ۷۳۷	
	چندوسی	۰ - ۸ - ۴۲	
	رام پور	۰ - ۰ - ۷۵	
		۰ - ۸ - ۸۵۴	
۲۸	**حلقہ لکھنؤ**		۵
	کان پور	۹ - ۰ - ۲۱۹	
	الہ آباد	۰ - ۰ - ۴۴	
		۹ - ۰ - ۲۶۳	
۲۹	**حلقہ بھاگل پور**		۹
	بھاگل پور	۰ - ۰ - ۱۳۷	
	کٹک	۰ - ۰ - ۶۰۴	
	کرینگ	۰ - ۱۴ - ۳۲۴	
		۰ - ۱۴ - ۱۰۶۵	
۳۰	**حلقہ حیدر آباد دکن**		۱۲
	سکندر آباد دکن	۷ - ۱۶۱۳	
	محبوب نگر	۰ - ۵۲۲	
	بمبئی	۰ - ۴۷۶	
		۷ - ۲۶۱۱	
۳۱	**حلقہ آگرہ**		۸
	آگرہ	۰ - ۷ - ۲۲۳	
۳۲	**حلقہ بیرونی ممالک**		
	عبادان	۰ - ۶۵۰	

کل میزان وعدہ جماعت ہائے احمدیہ تا مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۱ء مبلغ ۳۷۰۸۲ ہے۔

فہرست افراد

نام	رقم
میاں محمد شریف ای۔ اے سی انبالہ	۰ - ۷۰۰
شیخ غلام احمد صاحب دہلی	۰ - ۴۵
بابو اعراف اللہ صاحب پوسٹماسٹر صوابی	۰ - ۹۶
چوہدری بشارت علی خاں پوسٹماسٹر نواں شہر	۰ - ۱۲۰
شیخ علی گوہر رحم آباد متصل کلانور	۰ - ۴۳
ماسٹر عبدالحمید خاں شوق سٹلمنٹ	۰ - ۴۳
منشی حشمت علی صاحب پٹواری طویلی والا	۰ - ۲۶
بابو اللہ بخش صاحب ہیڈ سگنیلر کھوٹہ	۰ - ۱۰۵
ڈاکٹر عبدالکریم صاحب متھرا	۹ - ۱۴۹
ماسٹر محمد عبداللہ صاحب چک رام داس	۰ - ۶۳
عبدالحلیم صاحب میرٹھی چیکرونہ	۰ - ۹۰
منشی امیر محمد خاں صاحب انسپکٹر اشتمال اراضی سنگل انبیا	۸۳
خان صاحب چوہدری نعمت خاں صاحب دہلی	۰ - ۱۲۸۹
ماسٹر محمد عبداللہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کاہنواں	۰ - ۱۳۵
ماسٹر عبدالعزیز صاحب ضلع سکول گیا	۰ - ۷۵
ڈاکٹر محمد انور صاحب میڈیکل افسر بھل	۰ - ۷۵
محمد ادریس صاحب توپ خانہ پٹیالہ	۰ - ۱۵
جلال الدین مینیجر سنگر مشین میرپور	۰ - ۲۴
ملک شیر محمد خاں صاحب مردان	۰ - ۵۰
بابو عبدالرشید صاحب جوگندر نگر	۰ - ۲۴
بابو محمد خورشید صاحب اورسیر نگلہ کلاں	۰ - ۱۱۷
بابو عبدالقدوس صاحب اورسیر ہانسی	۰ - ۱۹۲
ضیاء الحق صاحب ٹھیکیدار صفی پور ضلع اناؤ	۰ - ۶۰
ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب مہرولی قطب دہلی	۰ - ۱۰۰
محمد ظہیر الدین صاحب علی پور کھیڑہ ضلع مین پوری	۱۰۴
ڈاکٹر رحیم بخش صاحب میڈیکل افسر بڑانہ ضلع جھنگ	۱۲۱
عبدالسلام صاحب بالیسر	۰ - ۷۲
محمد الدین صاحب اے۔ ڈی پال رانچی	۰ - ۶۶
ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن مظفرگڑھ	۴۵۰
عبدالرشید خاں صاحب محلہ مدلیسر بنارس	۰ - ۱۰۲
سید محمد ایوب صاحب قانون گوے مونی ہاری	۰ - ۹۰
ماسٹر خیر الدین صاحب امراؤتی کیمپ	۰ - ۱۹۵
ملک نادر خاں صاحب نائب تحصیلدار بھلوال	۰ - ۱۳۵
سید صادق علی صاحب رینجر ٹمنگ پور	۰ - ۱۸۴
ماسٹر محبوب عالم صاحب بسہال اٹک	۰ - ۴۵
چوہدری پیر محمد خاں صاحب کھوٹہ ضلع کیمبل پور	۸۶
سید عبدالحی صاحب کوہ منصوری	۰ - ۹۰
بابو احمد جان صاحب نینی تال	۰ - ۶۶
ماسٹر غلام احمد صاحب ورنیکلر مڈل سکول مچھرالہ	۱۴ - ۱۷۰
بابو عبدالحکیم صاحب سٹیشن ماسٹر ڈنگہ	۰ - ۷۴
منشی حسن خاں صاحب پنشنر پولیس چٹی رمان	۰ - ۲۱
بابو محمد شفیع صاحب قریشی اورسیر میانوالی	۰ - ۸۰
منشی محمد مدد علی صاحب دہلی	۰ - ۴۵

کل میزان افراد ۰ - ۷ - ۵۷۹۱

مذکورہ بالا فہرست سے ظاہر ہے۔ کہ یہ ۸۵ جماعتوں کے وعدے ہیں۔ اور ان میں ۲۵ جماعتیں زمینداروں کی ہیں۔ باقی ۶۰ جماعتیں شہری ہیں۔ کل جماعتوں کی تعداد ۴۹۰ ہے۔ اس میں سے ۲۰۰ شہری باقی ۲۹۰ زمیندارہ ہیں ۔

۶۰ جماعتوں کے وعدوں کی رقم ۳۷۰۸۲ ہے مندرجہ ذیل بڑی بڑی شہری جماعتوں کے وعدے باوجود متعدد مطالبات کے نہیں ملے۔ قادیان لوکل جماعت بٹالہ۔ سیالکوٹ شہر۔ امرتسر۔ لاہور۔ مزنگ۔ شیخوپورہ لائل پور۔ گوجرہ۔ جڑانوالہ۔ لالہ موسیٰ۔ راولپنڈی۔ ملتان ڈیرہ غازی خاں۔ پاک پٹن۔ کپورتھلہ۔ لدھیانہ۔ شملہ۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ ڈیرہ دون۔ منصوری۔ شاہ جہان پور۔ لکھنؤ۔ بھاگل پور۔ مونگھیر۔ کلکتہ۔ برہمن بڑیہ۔ یادگیر حیدر آباد دکن۔

افراد کی تعداد جو بیت المال کے رجسٹر میں درج ہے ۱۵۰۰ ہے۔ ان میں سے ۳۴۳ کا وعدہ آیا ہے۔ اس کی میزان وعدہ ۵۷۹۱ روپیہ کی ہے کل میزان وعدوں کی جو ۲۱ ستمبر تک اس دفتر میں موصول ہوئے ہیں روپیہ ۴۲۹۹۹ ہے۔

میں جماعتوں اور افراد سے التماس کرتا ہوں۔ کہ برائے مہربانی جلد سے جلد وعدے ارسال کریں۔

وصولی چندہ کیلئے میں اتنا ہی التماس کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مجھے بعض رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ ستمبر میں بعض جماعتیں اپنے وعدہ کے مطابق اپنے احباب سے رقم اس لئے وصول نہیں کر سکیں کہ اگست کی تنخواہ ملنے سے پہلے انہوں نے اپنے اخراجات کی ایک تقسیم کر رکھی تھی اس لئے وہ پہلی قسط پوری نہیں ادا کر سکے۔ اب تمام عہدہ داران اور احباب کیلئے ضروری ہے کہ وہ چندہ خاص کی پہلی قسط یا اس کا بقیہ روپیہ دوسری قسط کے ساتھ ضرور وصول فرمائیں۔ اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ بقیہ پہلی قسط اور دوسری قسط کی رقم ٹھیک ۱۵ اکتوبر تک مرکز میں پہنچ جاوے۔ بیت المال ان کی موصولہ رقوم کو معہ ضروری نوٹوں کے روزانہ حضرت کے حضور میں پیش کر کے احباب کیلئے دعا کی درخواست کر رہا ہے۔ اسی طرح سے وعدوں کی فہرست بھی روزانہ پیش کی جا رہی ہے۔ نیاز مند عبدالمغنی ناظر بیت المال

(مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان)